یہ رسالہ ہر انگریزی مہینے کی ۲۷ تاریخ کو قادیان ضلع گورداسپور سے شایع ہوتا ہے

جلد — نمبر

ولتکن منکم امۃ یدعون الی الخیر ویامرون بالمعروف وینہون عن المنکر واولئک ہم المفلحون

رسالہ

تشحیذ الاذہان

جمادی الاول ۱۳۳۴ھ

مطابق ماہ مارچ ۱۹۱۶ء

ایڈیٹر قاضی محمد ظہور الدین اکمل

فہرست مضامین

قیمت سالانہ عوام سے ۲ طلباء سے ۱۲ غیر ممالک سے ۱۳

قیمت فی پرچہ ۲

رقیمہ نیاز فیروز شاہ کاتب

باہتمام منیجر اللہ بخش پریس قادیان میں چھپکر چوہدری عبد السلام پبلشر کے حکم سے منیجر تشحیذ نے قادیان کر شایع کیا

وی۔ پی واپس کرنے والے

تشحیذ کے خریداروں کی خدمت میں فروری کا پرچہ وی۔ پی کیا گیا تھا۔ جن اصحاب نے وی پی وصول کر کے قیمت پیشگی ادا فرما دی۔ ان کا شکریہ۔ اور جن صاحبوں نے واپس کر دیا۔ وہ مہربانی فرما کر ہمیں اطلاع دیں۔ کہ کب آپ کے نام وی پی کیا جائے یا کب آپ بذریعہ منی آرڈر قیمت عطا فرمائینگے

۲۔ جن صاحبوں کے نام فروری کا پرچہ وی پی نہیں ہوا۔ انکو اطلاع ہو کہ ۱۴ء کا پیشگی چندہ وصول کرنیکے لئے مئی کا پرچہ انکے نام وی پی ہوگا۔

۳۔ الوصیت پر نظر علیحدہ چھپوا دیا گیا ہی ۲ر قیمت پر مل سکیگا۔ (مینیجر)

مجرب نسخے طاعون

خاکسار نے طاعون کی مجرب دوائی ایجاد کی ہی اور اس دوائی کا بہت سے مریضوں پر تجربہ کیا ہی اور اللہ تعالےٰ نے کامیابی عطا فرمائی ہی جھوٹے اشتہاروں نے سچے اشتہاروں پر بھی پانی پھیر دیا ہی اسلئے ہماری پاس کوئی ایسے نئے لفظ نہیں کہ جن سے سچائی کا اظہار کریں ہمنے جس مریض کو یہ دوائی دی بفضلہٖ تعالیٰ اسے آرام ہوا۔ اگر مریض کو مبتلائے طاعون ہوئے تین چار دن بھی گزر گئے ہوں تو اس دوائی سے مریض کو آرام ہو جاتا ہی انشاء اللہ تعالیٰ کو ہمارا یقین ہی کہ اگر مریض میں جان باقی ہو اور دوا دیجائے تو انشاء اللہ آرام ہو جاتا ہی اگر خدا نخواستہ ایسی ضرورت پیش آوے تو ضرور دوائی طلب فرما ویں اور بد ظنی سے کام نہ لیں مریض کو اللہ تعالےٰ ضرور شفا عطا فرما کر خاکسار کو جھوٹا نہ بنا دیگا قیمت فی شیشی ۸ر درخواستیں اس معرفت مینیجر صاحب تشحیذ الاذہان قادیان ضلع گورداسپور ہونی چاہئیں۔

بسم اللہ الرحمن الرحیم

نحمدہ ونصلی علی رسولہ الکریم

رسالہ

تشحیذ الاذہان

بابت ماہ اپریل ۱۹۱۴ء

الوصیت پر ایک نظر

خلافت کا مسئلہ کوئی ایسا مسئلہ نہ تھا۔ کہ جس پر ہماری جماعت میں ہاں خدا کی اس پاک جماعت میں جسے ایک نبی نے بڑی محنت سے قائم کیا اختلاف ہوتا مگر قضاء آسمانی بہر حال پیدا ہونیوالے تھے اس رب العرش کی اس میں بہت سی مصلحتیں ہونگی جن تک ہماری نظر فی الحال نہیں پہنچ سکی۔

تمام احمدی مانتے ہیں کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام بروز محمد صلی اللہ علیہ وسلم تھے اور سورہ جمعہ کی پہلی آیات کے مطابق حضرت نبی کریم کی بعثت ثانی کے مظہر تھے جو آخرین منہم لما یلحقوا بہم میں ہونیوالی تھی پس خلفاء کا سلسلہ آپ کے لئے بھی لامحالہ تھا اور اسکے یہ معنی نہ تھے۔ کہ نبی کریم کی خلفاء کا سلسلہ بند ہوا۔ اور مسیح موعود کے خلفاء کا سلسلہ شروع ہو گیا بلکہ مطلب یہ تھا۔ کہ اب جو خلیفہ ہوگا وہ اسی سلسلہ احمدیہ میں ہی ہوگا۔ جو اس زمانہ میں حقیقی مفہوم اسلام ہے۔ اور

یہ عین اس حدیث کے مطابق تھا جو مشکوٰۃ میں ہے

عن حذیفۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تکون النبوۃ فیکم ماشآء اللہ ان تکون ثم یرفعھا اللہ تعالیٰ ثم تکون خلافۃ علیٰ منھاج النبوۃ ماشآء اللہ ان تکون. ثم یرفعھا اللہ تعالیٰ ثم تکون ملکا عاضاً فتکون ما شاء اللہ ان تکون ثم یرفعھا اللہ تعالیٰ ثم تکون ملکا جبریۃ فتکون ماشاء اللہ ان تکون ثم یرفعھا اللہ تعالیٰ ثم تکون خلافۃ علیٰ منھاج النبوۃ ثم سکت الا (رواہ احمد والبیھقی فی دلائل النبوۃ مشکوٰۃ باب الانذار والتحذیر)

اس میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے پانچ دور مقرر فرمائے ہیں (۱) نبوت (۲) خلافت علیٰ منہاج النبوت یعنی ایسے خلفاء جو روحانی اور جسمانی دونوں طرح کے پیشوا ہونگے۔ محشی لکھتا ہے ینقلب النبوۃ خلافۃً (۳) بادشاہ (۴) جبری حکومت (۵) خلافت علیٰ منہاج النبوت اس پانچویں نمبر کے نیچے محشی لکھتا ہے المراد بہ زمن عیسیٰ والمھدی یعنی یہ خلافت عیسےٰ ومہدی کے زمانے سے شروع ہوگی اور یہ تو ظاہر ہے کہ احادیث میں آچکا ہے عیسیٰ نبی اللہ آئیگا۔ پس خلافت علیٰ منہاج النبوت اسکی وفات کے بعد شروع ہونیوالی تھی جو ہو چکی۔

خلافت ایک ایسا امر اہم تھا کہ بغیر اسکے صحابہ اپنے آپکو جماعت ہی نہیں سمجھتے تھے طبری ملاحظہ فرمائیے اس میں لکھا ہے

قال ابن حریث سعید بن زید اشھدت وفات رسول اللہ قال نعم قال فمتی بویع ابوبکر قال یوم مات رسول اللہ کرھوا ان یبقوا بعض یوم ولیسوا فی جماعۃ قال فخالف علیہ احد قال لا الا مرتد اومن قد کاد ان یرتد لولا ان اللہ عزّ وجل ینقذ ھم صفحہ ۱۸۲۴ طبری مطبوعہ لنڈن

صحابہؓ نے رسول اللہ کی وفات کے بعد مکروہ سمجھا۔ کہ وہ بغیر جماعت کے رہیں (امام کا تقرر نہ کریں) اور دن کا ایک حصہ بھی ایسا رہنا پسند نہ کیا۔

پس کیونکر ہو سکتا تھا کہ پانچویں دور میں حضرت مسیح موعود کے بعد خلفاء کا سلسلہ نہ ہو یہی وجہ ہے کہ حضور مغفور نے اپنے رسالہ الوصیّۃ میں اسکے متعلق کافی ہدایات لکھیں ان ہدایات کو سمجھنے کے لئے پہلے یہ سمجھنا ضروری ہے کہ سلسلہ احمدیہ کے متعلق تین کام تھے۔

۱- لوگوں کو احمدی بنانا

۲- احمدیوں کا تزکیہ نفوس۔ انہیں اس مطلب کے لئے تیار کرنا جس کے لئے یہ جماعت بنی

۳- ان کی وفات پر انکی جائداد وغیرہ سے اشاعتِ اسلام میں مدد حاصل کرنا

سو ان تینوں میں سے امر اول و دوم تو آپ نے اپنے ذمہ رکھّا اور تیسرا یعنی مالی انتظام ایک انجمن کے سپرد فرمایا اور اسے پابند کیا کہ میری ہدایات کے ماتحت چلے اور رہے اور اپنے بعد کے لئے ان الفاظ میں ہدایات دیں۔

فقرہ اول:- "وہ اس سلسلہ کو پوری ترقی دیگا کچھ میرے ہاتھ سے اور کچھ میرے بعد"

فقرہ دوم:- "یہ خدا تعالیٰ کی سنت ہے اور جب سے کہ اس نے انسان کو زمین میں پیدا کیا ہمیشہ اس سنت کو وہ ظاہر کرتا رہا ہے کہ وہ اپنے نبیوں اور رسولوں کی مدد کرتا ہے اور انکو غلبہ دیتا ہے"

فقرہ سوم:- "اور جس راستبازی کو وہ دنیا میں پھیلانا چاہتا ہے اسکی تخمریزی انہیں کے ہاتھ سے کر دیتا ہے لیکن اسکی پوری تکمیل انکے ہاتھ سے نہیں کرتا"

فقرہ اوّل میں آپ نے اپنے سلسلہ کی ترقی کی پیشگوئی فرمائی ہے اور فقرہ دوم میں اپنے سلسلہ کو علیٰ منہاج النبوۃ قرار دیکر خدا تعالیٰ کی اس سنت کا ذکر فرمایا ہے جو ابتداء عہد آدم سے چلی آتی ہے وہ یہ کہ وہ ہمیشہ اپنے نبیوں کے مقاصد کو پورا کرتا ہے اور فقرہ سوم میں یہ بتا دیا ہے۔ کہ انبیاء جس راستبازی کو دنیا میں پھیلانا چاہتے ہیں انکی پوری تکمیل انکے ہاتھ سے نہیں کرتا۔ بلکہ

فقرہ چہارم:- "ایسے وقت میں انکو وفات دیکر جو بظاہر ایک ناکامی کا خوف اپنے ساتھ رکھتا ہے مخالفوں کو ہنسی اور ٹھٹھے اور طعن اور تشنیع کا موقعہ دیدیتا ہے اور جب وہ ہنسی ٹھٹھا کر چکتے ہیں تو پھر ایک دوسرا ہاتھ اپنی قدرت کا دکھاتا ہے اور ایسے اسباب پیدا کر دیتا ہے جنکے ذریعہ

سے وہ مقاصد جو کسی قدر ناتمام رہ گئے تھے اپنے کمال کو پہنچتے ہیں، غرض

فقرہ پنجم - دو قسم کی قدرت ظاہر کرتا ہے۔

"اول خود نبیوں کے ہاتھ سے اپنی قدرت کا ہاتھ دکھاتا ہے دوسرے ایسے وقت میں جب نبی کی وفات کے بعد مشکلات کا سامنا پیدا ہو جاتا ہے اور دشمن زور میں آجاتے ہیں اور خیال کرتے ہیں کہ اب کام بگڑ گیا × × × اور خود جماعت کے لوگ بھی تردد میں پڑ جاتے ہیں × × اور کئی بدقسمت مرتد ہونے کی راہیں اختیار کر لیتے ہیں"

فقرہ ششم "تب خدا تعالیٰ دوسری مرتبہ اپنی زبردست قدرت ظاہر کرتا ہے اور گرتی ہوئی جماعت کو سنبھال لیتا ہے پس وہ جو اخیر تک صبر کرتا ہے خدا تعالیٰ کے اس معجزے کو دیکھتا ہے"

فقرہ نمبر ۵ و نمبر ۶ میں حضور نے بتا دیا ہے کہ دو قسم کی قدرتوں کا اظہار ہوتا ہے ایک نبی کے وقت۔ اور ایک نبی کی وفات کے بعد بذریعہ خلفاء اور یہ کہ یہ خدا تعالیٰ کی ایسی سنت ہے کہ آدم سے لیکر اب دم تک چلی آتی ہے۔

چنانچہ اسکی مثالیں دیتے ہیں۔

فقرہ ہفتم "جیسا کہ حضرت ابو بکر صدیق کے وقت میں ہوا جبکہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی موت ایک بے وقت موت سمجھی گئی۔ اور بہت سے بادیہ نشین نادان مرتد ہو گئے اور صحابہ بھی مارے غم کے دیوانہ کی طرح ہو گئے تب خدا تعالیٰ نے حضرت ابو بکر صدیق کو کھڑا کر کے اپنی قدرت کا نمونہ دکھایا"

فقرہ ہشتم "اور اس وعدہ کو پورا کیا جو فرمایا تھا ولیمکنن لھم دینھم الذی ارتضی لھم ولیبدلنھم من بعد خوفھم امنا۔ یعنی خوف کے بعد پھر ہم ان کے پیر جما دینگے"

فقرہ نہم "ایسا ہی حضرت موسیٰ علیہ السلام کے وقت میں ہوا جبکہ حضرت موسیٰ مصر اور کنعان کی راہ میں پہلے اس سے جو بنی اسرائیل کو وعدے کے موافق منزل مقصود تک پہنچا دیں

فوت ہو گئے اور بنی اسرائیل میں انکے مرنے کا ایک بڑا ماتم برپا ہوا"

فقرہ دہم۔ "ایسا ہی حضرت عیسیٰ علیہ السلام کیساتھ معاملہ ہوا۔ اور صلیب کے واقعہ کیوقت تمام حواری تتر بتر ہو گئے۔ اور ایک ان میں سے مرتد بھی ہو گیا۔"

فقرہ ہفتم و نہم و دہم میں حضور مغفور نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اور حضرت موسیٰ اور حضرت موسیٰ کی وفات کی مثالیں دیکر سمجھایا ہے کہ نبیوں کی جماعت پر ایسا وقت ضرور آتا ہے اور پھر خدا انکے خلفاء کے ذریعے دوبارہ اپنی قدرت کا نمونہ دکھاتا ہے اور اس دوبارہ قدرت نمائی یا بالفاظ دیگر قدرت ثانی کے ظہور کی مثال ابوبکر صدیق کو کھڑا کئے جانے سے دی ہے جس سے یہ بھی ظاہر ہو گیا ہے۔ کہ قدرت ثانی سے کیا مراد ہے؟

اور فقرہ ہشتم میں آیت استخلاف کے معنی بتا دیئے کہ لیستخلفنھم میں کیسے خلفاء مراد ہیں آیا صرف انتظامی جو سلطنت کو سنبھال لیں یا جو نبی کے اس کام کی تکمیل کرنے والے ہوں جس کے لئے وہ مبعوث ہوا۔

اب آگے ملاحظہ فرمائیے کہ آپ اپنے سلسلہ کی نسبت بھی یہی سنت بتاتے ہیں

فقرہ یازدہم۔ "سو اے عزیزو! جبکہ قدیم سے سنت اللہ یہی ہے کہ خدا تعالیٰ دو قدرتیں دکھلاتا ہے × × × × × سو اب ممکن نہیں ہے کہ خدا تعالیٰ اپنی قدیم سنت کو ترک کر دے۔"

یعنی میرے بعد بھی جماعت کو اسی نہج پر سنبھالیگا جس پر اگلے انبیاء کی جماعت کو سنبھالتا رہا یعنی جیسے خدا تعالیٰ نے حضرت ابو بکر صدیق کو کھڑا کر کے دوبارہ اپنی قدرت کا نمونہ دکھایا۔ اور پھر حضرت عمر رض کو اسی طرح میرے بعد کوئی نہ کوئی بزرگ نفس کھڑا ہو جائیگا۔ جو تمام کو سنبھال لے چنانچہ فرماتے ہیں۔

فقرہ دوازدہم۔ "کیونکہ تمہارے لئے دوسری قدرت کا دیکھنا بھی ضروری ہے۔ اور اس کا آنا تمہارے لئے بہتر ہے۔"

اب سوال پیدا ہو سکتا تھا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد خلافت راشدہ تیس سال

تک ہی تو یہاں کیا معاملہ ہوگا۔ اسکے لئے ارشاد ہوتا ہے

فقرہ سیزدہم "کیونکہ وہ دائمی ہے جس کا سلسلہ قیامت تک منقطع نہیں ہوگا۔ اور وہ دوسری قدرت نہیں آسکتی جب تک میں نہ جاؤں لیکن میں جب جاؤنگا۔ تو پھر خدا دوسری قدرت کو تمہارے لئے بھیجدیگا۔ جو ہمیشہ ساتھ رہیگی"

اس فقرہ میں بتادیا کہ سلسلہ احمدیہ میں خلفاء قیامت تک آتے رہینگے چنانچہ اسکو اپنے اس کلام پاک سے مؤکد فرماتے ہیں۔

فقرہ چہاردہم "وہ وعدہ میری ذات کی نسبت نہیں ہے بلکہ تمہاری نسبت وعدہ ہے جیسا کہ خدا فرماتا ہے کہ میں اس جماعت کو جو تیرے پیرو ہیں قیامت تک دوسروں پر غلبہ دونگا"

پھر اس تمام بات کو واضح کرنیکے لئے مکرر ارشاد ہوتا ہے

فقرہ پانزدہم "میں خدا کی طرف سے ایک قدرت کے رنگ میں ظاہر ہوا۔ اور میں خدا کی ایک مجسّم قدرت ہوں"

فقرہ شانزدہم "اور میرے بعد بعض اور وجود ہونگے جو دوسری قدرت کا مظہر ہونگے"

اور اس دوسری قدرت کے معنی پہلے بتادیئے کہ "خلیفہ" جیسے حضرت ابو بکرؓ آنحضرت صلعم کے تھے۔ اب اللہ کے فضل کو حاصل کرنے کے لئے دعا کی طرف متوجّہ کرتے ہیں اور فرماتے ہیں

فقرہ ہفدہم "سو تم خدا کی قدرت ثانی کے انتظار میں اکٹھے ہو کر دعا کرتے رہو۔ اور چاہئے کہ ہر ایک صالحین کی جماعت ہر ایک ملک میں اکٹھے ہو کر دعا میں لگے رہیں تا دوسری قدرت آسمان سے نازل ہو"

اس فقرہ میں دو مسئلے بتائے ایک تو یہ کہ خدا نے جو خلفاء کا وعدہ کیا ہے اسکے لئے دعا کرتے رہو ایسا نہ ہو کہ تمہاری بے پروائی اور شامت اعمال سے اللہ کے اس وعدہ میں روک پڑجائے۔ پس ہمیشہ جماعت کے صالحین دعا کرتے رہیں کہ ہم میں نبی نہیں تو نبی کا خلیفہ موجود رہے تا جماعت کا شیرازہ بندھا رہے۔ اور اسکے ذریعہ وہ کام پورا ہو۔ جو کسی قدر حسب سنت مستمرہ تکمیل سے رہ گیا۔

دوسرا مسئلہ یہ کہ قدرت ثانی یعنی "خلیفہ" یہ بتاچکا ہوں کہ دوسری قدرت خلیفہ کے ذریعہ

ظاہر ہوتی ہے آسمان سے نازل ہوتا ہے یعنی حسب آیت لیستخلفنہم فی الارض خدا تعالیٰ بناتا ہے
پس اس میں کسی انسان کا دخل نہیں ہوگا۔

جو کچھ حضرت اقدس ع نے لکھا تھا اسکے مطابق حضرت مولانا نورالدین رض خلیفہ اول ہوئے۔ اور وہ مسیح موعود نبی اللہ کی وفات کے بعد عین اسوقت کہ دشمن ہمارے حال پر تالیاں بجا رہے تھے۔ اور وہ سمجھتے تھے کہ اب یہ سلسلہ کوئی دن کا مہمان ہے ابوبکر صدیق کی طرح قدرت ثانی کے رنگ میں کھڑا ہوا۔ اور اس نے خدا کے فضل سے جماعت کو سنبھال لیا۔ اسنے دوسری قدرت کے آسمان سے نازل ہونے کے ثبوت میں بارہا یہ کہا چنانچہ لاہور کی تقریر مطبوعہ بدر ۴ و ۱۲ جولائی سنہ ۱۲ء میں بھی فرمایا کہ:-

"جسطرح پر آدم ع و داؤد ع و ابوبکر رض و عمر رض کو اللہ نے خلیفہ بنایا ہے اسی طرح اللہ تعالیٰ ہی نے مجھ کو خلیفہ بنایا ہے × × × پھر سن لو کہ مجھے نہ کسی انسان نے نہ کسی انجمن نے خلیفہ بنایا اور نہ میں کسی انجمن کو اس قابل سمجھتا ہوں کہ وہ خلیفہ بنائے"

اور مسیح موعود کے بعد بجائے متعدد خلفاء کے وحدت کے لئے ایک ہی خلیفہ ہونے اور سب پر اس خلیفہ کی بیعت واجب ہونیکی نسبت فرمایا۔

"حقیقی بات یہی ہے کہ ضرورت ہے اجتماع کی اور شیرازہ اجتماع قائم رہ سکتا ہے ایک امام کے ذریعے" (بدر نمبر ۱ جلد ۵)

اور فرمایا

"ضرورت ہے مسلمانوں میں بھی وحدت کی × × کیا یہ وحدت پیدا ہو سکتی ہے جب تک وہ ایک امام کے ہاتھ پر بیعت کرنے والے نہ ہونگے۔ اس ملک میں چشتیوں کا بہت زور رہا ہے مگر کب تک × جبتک کوئی ایک کے مقابلہ میں دوسرا نہ تھا جب بہت سے خلیفے ایکدوسرے کے مقابل ہوئے تو اس خاندان کو زوال آیا" (بدر نمبر ۱ جلد ۵)

اور فرمایا

"اسوقت مردوں عورتوں بچوں کے لئے ضروری ہے کہ وحدت کے نیچے ہوں۔ اور اس

وحدت کے لئے ان بزرگوں میں سے کسی کی بیعت کرلو" (تقریر اول)

اسکے بعد جو عبارت ہے وہ ہماری لئے قابلِ غور ہے کیونکہ اس میں ضروری ہدایات ہیں۔

فقرہ اول" اور چاہیئے کہ جماعت کے بزرگ جو نفس پاک رکھتے ہیں میرے نام پر میرے بعد لوگوں سے بیعت لیں خدا تعالےٰ چاہتا ہے کہ ان تمام روحوں کو جو زمین کی متفرق آبادیوں میں آباد ہیں کیا یورپ اور کیا ایشیا ان سب کو جو نیک فطرت رکھتے ہیں توحید کی طرف کھینچے اور اپنے بندوں کو دین واحد پر جمع کرے یہی خدا تعالےٰ کا مقصد ہے جس کے لئے میں دنیا میں بھیجا گیا۔"

جہانتک میں نے غور کیا ہے خلیفہ اور اسکا کھڑا ہونا خدا پر چھوڑا ہے اور مبلّغین کی جماعت کے لئے یہ ہدایات دی ہیں کہ وہ غیروں کو اپنے اندر میرے نام سے یعنی سلسلہ احمدیہ میں داخل کریں۔ وہ اسلام جو بغیر میرے نام یا بغیر میری دعوے کے منوانے کے ہو وہ نہیں پھر چونکہ ہر شخص مبلغ بننے کا اہل نہیں ہو سکتا اسلئے فرمایا کہ ایسے لوگوں کا انتخاب یوں ہو

فقرہ دوم" پس جس شخص کی نسبت چالیس مومن اتفاق کرینگے کہ وہ اس بات کے لائق ہے کہ میرے نام پر لوگوں سے بیعت لے وہ بیعت لینے کا مجاز ہوگا اور چاہیئے کہ وہ اپنے تئیں دوسروں کے لئے نمونہ بنائے"

اس فقرہ میں مبلغ کے طریق انتخاب کا ذکر کیا یعنی چالیس مومن اسکی قابلیت و استعداد کے متعلق گواہی دیں۔ اور پھر وہ خلیفہ کے حکم سے بیرونجات میں ایسی تبلیغ کر سکے کہ وہ بیعت لینے کا مجاز ہو جیسے خلیفہ اول کے وقت میں حیدرآباد دکن میں میر محمد سعید صاحب اور بنگال میں قاضی عبدالواحد صاحب کو اجازت ہوئی۔ اور اگر یہ فقرات مبلّغین کے لئے نہیں بلکہ خلیفہ ہی کے لئے ہیں تو بھی مطلب حاصل ہے۔ اور ہرگز ثابت نہیں ہوتا کہ ایک وقت میں متعدد خلفاء ہوں۔ کیونکہ حدیث صحیح میں آچکا ہے اذا بویع لخلیفتین فاقتلوا الاٰخر منھما (مسلم) پس حضور نے جو جمع کا صیغہ بولا تو اپنے بعد متعدد خلفاء کے بارے میں فرمایا۔ جو اپنے اپنے وقت میں ہونگے اور جو کام انکو بتایا۔ یعنی یہ کہ :۔

"توحید کی طرف کھینچے اور اپنے بندوں کو دین واحد پر جمع کرے"

یہی کام اپنا بنایا پس جب آپ جسے احمدی بناتے تھے۔ وہ آپکا ہمیشہ کے لئے مطیع و فرمانبردار تھا۔ تو ضرور ہے کہ جو آپ کا خلیفہ ہو۔ اسکا بھی ہر احمدی فرمانبردار اور مطیع ہو۔ اور اس فرمانبرداری کا اظہار بذریعہ بیعت ہوگا۔ اور ایسے خلیفہ کا انتخاب مومنوں کے اتفاق رائے پر رکھا۔ اور چونکہ تمام مومن تو ایک جگہ پر اکٹھے نہیں ہو سکتے اسلئے "چالیس مومن اتفاق کرینگے" کی شرط فرمائی۔ یہ چالیس مومن کہاں کے ہوں سو اسکے لئے پہلے فرما دیا کہ مرکز اور مستقر خلافت مع انجمن قادیان میں رہی پس ضرور ہے کہ قادیان میں ایک خلیفہ کی وفات کے وقت جو مومن ہوں۔ ان میں سے چالیس انتخاب کریں[۱]

اور چونکہ خلیفے دو قسم کے تھے ایک جو خدا سے مامور نہ ہوں۔ اور ایک وہ جو مامور ہوں اسلئے دونوں کا ذکر صفحہ حاشیہ پر فرما دیا۔ پہلی قسم کے انتخاب کا ذکر فرمایا۔ اور دوسرے کے بارے میں ارشاد کیا۔ کہ "ہر ایک کی شناخت اسکے وقت میں ہوتی ہے" اور قبل از وقت ممکن ہے۔ کہ وہ معمولی انسان دکھائی دے یا بعض دھوکہ دینے والے خیالات کی وجہ سے قابلِ اعتراض ٹھہرے"۔ گویا جہاں خلیفہ کے انتخاب کا طریق بتایا۔ وہاں ساتھ ہی مامور کی شناخت کا طریق بھی سمجھایا۔

انجمن | پہلے دو کاموں کی نسبت تو یہ ہدایات دیں۔ اب مالی انتظام کے بارے میں سنئے

فقرہ اول "اور ایک جگہ مجھے دکھائی گئی اسکا نام بہشتی مقبرہ رکھا گیا۔ اور ظاہر کیا گیا۔ کہ وہ ان گزیدہ جماعت کے لوگوں کی قبریں ہیں جو بہشتی ہیں۔ تب سے ہمیشہ مجھے یہ فکر رہی کہ جماعت کے لئے ایک قطعہ زمین قبرستان کی غرض سے خریدا جائے"

فقرہ دوم "میں نے اپنی ملکیت کی زمین جو ہمارے باغ کے قریب ہے جس کی قیمت ہزار روپے سے کم نہیں۔ اس کام کے لئے تجویز کی"۔

فقرہ سوم "ہر ایک شخص جو اس قبرستان میں مدفون ہونا چاہتا ہے۔ وہ اپنی حیثیت کی لحاظ سے ان مصارف کے لئے چندہ داخل کرے"۔

فقرہ چہارم - یہ چندہ اخویم مکرم مولوی نور الدین صاحب کے پاس آنا چاہئیے لیکن اگر خدا تع

[۱] جو لوگ کہتے ہیں کہ ایسے خلیفہ کا کام صرف غیر احمدیوں سے بیعت لینا ہے وہ بتائیں کہ جماعت کا تزکیہ نفوس اور ان کو مقصد کے لئے طیار کرنا جس کے لئے مسیح موعود آیا۔ کس کے ذریعے ہوگا سب سے بڑا کام تو یہ ہے جو خلیفہ ہی کر سکتا ہے

نے چاہا تو یہ سلسلہ ہم سب کی موت کے بعد بھی جاری رہیگا"

فقرہ پنجم" اس صورت میں ایک انجمن چاہئیے کہ ایسی آمدنی کا روپیہ جو وقتاً فوقتاً جمع ہوتا رہیگا۔ اعلائے کلمہ اسلام اور اشاعت توحید میں جس طرح مناسب سمجھیں خرچ کریں"

فقرہ سوم تک قبرستان کے تقرر کا ذکر ہے اور فقرہ چہارم و پنجم میں بتایا ہے کہ چندہ کے واسطے انجمن ہے اور انجمن کا کام یہ ہے کہ اس روپیہ کو خرچ کرے مگر کیا اندھا دھند خرچ کرے یا جس طرح جی میں آئے ہرگز نہیں بلکہ اسکے لئے فرمایا۔

فقرہ ششم" اور جب ایک گروہ جو متکفل اس کام کا ہے فوت ہو جائیگا تو وہ لوگ جو انکے جانشین ہونگے انکا بھی یہی فرض ہوگا کہ ان تمام خدمات کو حسب ہدایت سلسلہ احمدیہ بجالاویں"

انکا بھی یہی ثابت ہے کہ پہلوں کا بھی یہی فرض ہے کہ یہ خدمات (یعنی روپیہ کا حساب کتاب حسب ہدایت جماعت احمدیہ بجالائیں۔ مگر جماعت احمدیہ کی مجموعی رائے کا علم کیونکر ہو۔ اسکے مطاع سے جس کے ہاتھ پر وہ سب بیعت کر چکے ہونگے۔ اور جسے خدا قدرت ثانی کے وعدہ کے مطابق آپ کھڑا کریگا۔ اور جس کے اختیارات کے بارے میں آپنے کوئی شرط نہ رکھی۔ کیونکہ وہ خود اسے کھڑا کریگا۔ اللّٰہ یعلم حیث یجعل رسالتہ ہاں انجمن چونکہ خدا کی مقرر کردہ نہیں۔ بلکہ خدا کے مقرر کردہ خلیفہ (یاد رہے کہ لفظ خدا کا مقرر کردہ مامور وغیر مامور خلیفہ پر حاوی ہے۔ چونکہ حضرت اقدس کے وقت میں بھی انجمن تھی اسلئے ایسا لفظ فرمایا جو دونو قسم کو حاوی ہے) کی جانشین ہے۔ اور جانشین کے دوسرے معنی امین مفوض الخدمتہ ہے (دیکھو رسالہ الوصیت صفحہ ۱۹ وصیت کو لکھ کر اس سلسلہ کے امین مفوض الخدمت کو سپرد کر دینا لازمی امر ہوگا) اسلئے اسکی نسبت کئی شرائط بیان فرمائیں۔

پہلی شرط۔ کہ وہ حسب ہدایت سلسلہ احمدیہ خدمات بجالائے

دوسری شرط" با دیانت اور اہل علم انجمن کے سپرد رہیگی۔ اور وہ باہمی مشورہ سے ترقی اسلام اور اشاعت علم قرآن اور کتب دینیہ اور اس سلسلہ کے واعظوں کے لئے حسب مذکورہ بالا خرچ ہوگا"

(الوصیتہ صفحہ ۱۸)

تیسری شرط" ہر ایک امر جو مصالح اشاعت اسلام میں داخل ہے جس کی اب تفصیل کرنا قبل از وقت ہے وہ تمام امور ان اموال سے انجام پذیر ہونگے"

چوتھی شرط" مجھے یہ فکر ہے کہ ہمارے زمانہ کے بعد کے لوگ جنکے سپرد ایسے مال کئے جائیں۔ وہ کثرت مال کو دیکھکر ٹھوکر نہ کھائیں۔ سو میں دعا کرتا ہوں کہ ایسے امین ہمیشہ اس سلسلہ کو ہاتھ آتے رہیں جو خدا کے لئے کام کریں ہاں جائز ہوگا کہ جن کا کچھ گزارہ نہ ہو۔ ان کو بطور مدد خرچ اس میں سے دیا جائے"

اس شرط سے ظاہر ہے کہ حتی الوسع عہدے آنریری ہوں۔ دوم تنخواہ لیں تو بطور مدد خرچ نہ کہ وہ تنخواہ جو دوسری انجمنوں میں یا کارخانوں میں لوگ وصول کرتے ہیں۔

پانچویں شرط" انجمن کی غایت یہ ہے جو اسکے نام سے ظاہر ہے یعنی انجمن کارپرداز مصالح قبرستان" (صفحہ ۲۲ الوصیت)

چھٹی شرط" انجمن کا یہ فرض ہوگا کہ قانونی اور شرعی طور پر وصیت کردہ مضمون کی نسبت اپنی پوری تسلی کرلے"

ساتویں شرط" انجمن جس کے ہاتھ میں ایسا روپیہ ہوگا اسکو اختیار نہیں ہوگا۔ کہ بجز اغراض سلسلہ احمدیہ کے کسی اور جگہ وہ روپیہ خرچ کرے اور ان اغراض میں سب سے مقدم اشاعت اسلام ہوگی" (صفحہ ۳۳)

آٹھویں شرط" انجمن کے تمام ممبر ایسے ہونگے جو سلسلہ احمدیہ میں داخل ہوں (اور سلسلہ احمدیہ خلیفہ کے وجود سے قائم رہیگا) اور پارسا طبع اور دیانتدار ہوں"

"اگر آیندہ کسی کی نسبت یہ محسوس ہوگا (ثابت نہیں فرمایا) کہ وہ پارسا طبع نہیں ہے یا یہ کہ وہ دیانتدار نہیں یا یہ کہ وہ ایک چالباز ہے اور دنیا کی ملونی اپنے اندر رکھتا ہے تو انجمن کا فرض ہوگا کہ بلا توقف ایسے شخص کو اپنی انجمن سے خارج کرے اور اسکی جگہ اور مقرر کرے"

نویں شرط" انجمن کو دنیاداری کے رنگوں سے بکلی پاک رہنا ہوگا اسکے تمام معاملات نہایت صاف اور انصاف پر مبنی ہونے چاہئیں"

دسویں شرط:- "یہ ضروری ہوگا کہ مقام اس انجمن کا ہمیشہ قادیان رہے کیونکہ خدا نے اس مقام کو برکت دی ہے"

گیارہویں شرط:- "انجمن میں کم سے کم ہمیشہ دو ممبر ایسے چاہئیں جو علم قرآن اور حدیث سے بخوبی واقف ہوں۔ اور تحصیل علم عربی رکھتے ہوں اور سلسلہ احمدیہ کی کتابوں کو یاد رکھتے ہوں"

یہ شرط اسلئے بیان فرمائی کہ وہ روپیہ کے معاملات میں کوئی کام خلاف قرآن و حدیث و کتب سلسلہ نہ کردیں۔

ان شرائط سے صاف ظاہر ہے کہ انجمن کا کام صرف مالی ہے اور صرف اسی حصہ میں وہ جانشین ہے اور جانشین بھی اسی رنگ میں جس میں وہ مسیح موعود کی زندگی میں تھی یعنی ایک حصہ کام کو ادا کرنے والی وہ بھی حسب ہدایت سلسلہ احمدیہ جس کا قائمقام خلیفہ موجود ہوگا۔

جانشین کے معنی کرنیکے وقت یہ غور کرلینا چاہیئے کہ آپ نے اپنی زندگی میں اسے جانشین فرمایا اور ارشاد کیا کہ جانشین ہے نہ یہ کہ جانشین ہوگی۔ پس یہ جانشینی اسی کام کے متعلق ہے جو اسے تفویض فرمادیا۔ چنانچہ دوسری جگہ پر اسے امین مفوض الخدمت فرمایا۔ اور دوسرا اسکا نام کارپرداز مصالح مقبرہ بہشتی رکھا۔ اور اس طرح پر جانشینی کے معنے واضح کردیئے۔ اگر یہ معنی نہ ہوں۔ تو پھر پہلی تمام عبارت جو خلافت کے متعلق نقل ہوئی لغو جاتی ہے اور حضرت ابو بکر وغیرہ کی مثال بے فائدہ بنتی ہے۔

انجمن کا فیصلہ قطعی یہ بھی صحیح ہے کہ حضرت مسیح موعود نے ایک تحریر لکھکر دی کہ میرے بعد انجمن کا فیصلہ قطعی ہوگا مگر سوال یہ ہے کن امور میں؟ انہی امور میں جو اسکے تفویض کئے گئے۔ اور وہ بھی اس حد تک کہ سلسلہ احمدیہ یعنی اسکے قائمقام یا مطاع خلیفہ کی ہدایات کے ماتحت رہے کیونکہ فرمایا کہ یہ تمام خدمات حسب ہدایات سلسلہ احمدیہ بجالائے۔ اور یہ ہدایت دینے کا وہی حق رکھتا ہے جسے افراد سلسلہ اپنا مطاع بنائینگے۔

پھر ہم دیکھتے ہیں کہ انجمن کے چودہ ممبروں نے اپنے کلی اتفاق سے جو فیصلہ سب سے پہلے آپ کی وفات کے بعد نافذ کیا وہ یہ ہے کہ:-

اوّل۔ آپ کے بعد ایک ہی خلیفہ ہو نہ یہ کہ جس پر چالیس مومن جمع ہوں وہی خلیفہ بنجائے۔

دوم۔ یہ کہ وہ خلیفہ تمام پہلے اور نئے مریدوں سے بیعت لے جیسا کہ خلیفۃ المسیح کی تقریر اول (جس کا کوٹیشن پہلے دیچکا ہوں۔ اور صدر انجمن کے اس اعلان سے ظاہر ہے جو بدر ۲۔ جون ۱۹۰۸ء صفحہ اول پر بعنوان "اطلاع از جانب صدر انجمن" مرقوم ہے۔ "یہ خط بطور اطلاع کل سلسلہ کے ممبروں کو لکھا جاتا ہے کہ وہ اس خط کے پڑھنے کے بعد فی الفور حکیم الامۃ خلیفۃ المسیح والمہدی کی خدمت بابرکت میں بذات خود یا بذریعہ تحریر حاضر ہو کر بیعت کرلیں"۔

سوم۔ یہ کہ وہ انجمن پر حاکم ہو جیسا کہ بارہا خلیفۃ المسیح نے اپنی تقریروں میں بیان کیا۔ اور اپنی خلاف ہونے پر بعض ممبرانِ صدر انجمن سے دوبارہ بیعت لی (یاد کرو چھوٹی مسجد کے اوپر کا جلسہ) اور روز عید جب ایک مکان کی قیمت حسب منشاء نہ ہونے پر آپ بعض کو اپنی جماعت سے نکال دینے پر اعلان کرنے والے تھے مگر معافی مانگ لی گئی۔

چہارم۔ یہ کہ الوصیت میں جو چالیس مومنوں کے اتفاق سے بیعت کرنے والے کا تقرر فرمایا۔ اس سے مراد ایک ہی خلیفہ ہے نہ کہ متعدد اور وہ احمدیوں سے بھی بیعت لے نہ صرف غیر احمدیوں سے

پنجم۔ یہ کہ انجمن کے قطعی فیصلہ کے مطابق ایک بزرگ پاک نفس کو اپنا مطاع بنایا۔ اب جو فیصلے اسنے فرمائے ہیں وہ بھی ماننے ہونگے۔ چنانچہ اسنے فرمایا۔

"بعض لوگ کہتے ہیں ہم تمہاری نسبت نہیں بلکہ اگلے خلیفے کے اختیارات کی نسبت بحث کرتے ہیں مگر تمہیں کیا معلوم کہ وہ ابوبکر اور مرزا صاحب سے بھی بڑھکر آئے"۔

اس سے دو باتیں ثابت ہوئیں ایک یہ کہ حضرت خلیفۃ المسیح کے ذہن میں بھی یہ تھا کہ میرے بعد خلیفہ ہوگا۔ اور وہ ایک ہی ہوگا۔ پھر اسکے اختیارات کی تحدید نہیں ہو سکتی۔ بلکہ ہو سکتا ہے کہ وہ میری سے بڑھکر اختیار رکھے۔

ایسا ہی اپنی آخری وصیت میں لکھا ہے۔ کہ:۔

"میرا جانشین متقی ہو۔ ہردلعزیز۔ عالم باعمل ہو حضرت صاحب کے پرانے اور نئے احباب سے سلوک چشم پوشی۔ درگذر کو کام میں لاوے"

اسپر غور کرنے سے معلوم ہوتا ہے کہ آپ چاہتے تھے ایک خلیفہ مقرر ہو اور وہ ایسے ہی اختیار رکھتا ہو جیسے خلیفہ اوّل۔ کیونکہ اگر اختیارات نہیں رکھتا تھا بلکہ اسکی صرف ایک امتیازی حیثیت تھی۔ اور اسکی رائے بھی دوسرے ممبروں کی رائے کے برابر تھی تو پھر یہ کہنے کی کیا ضرورت تھی۔ کہ وہ حضرت صاحب کے نئے اور پرانے احباب سے سلوک چشم پوشی اور درگذر کام میں لائے۔ کیونکہ جو سزا کا اختیار نہیں رکھتا۔ اس سے چشم پوشی یا درگذر کی سفارش کرنے کے کیا معنی ہیں؟ اور پھر جس کے ہاتھ پر پرانے احباب کی بیعت کی ضرورت نہیں اسے پرانے احباب کے بارے میں درگذر و چشم پوشی و سلوک کی سفارش کرنے سے کیا مراد؟ کیونکہ وہ خود فرد من الافراد ہے۔

ششم یہ کہ مسیح موعود کی وفات کے بعد انجمن نے جو فیصلہ فرمایا۔ اور جو حضرت اقدس کی تحریر کے مطابق قطعی ہے وہ یہ ہے کہ۔

"مطابق فرمان حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام مندرجہ رسالہ الوصیّۃ حضرت حاجی مولوی حکیم نورالدین صاحب × × × × کے ہاتھ پر احمد کے نام پر تمام احمدی جماعت موجودہ اور آئندہ نئے ممبر بیعت کریں اور حضرت مولوی صاحب کا فرمان ہمارے واسطے آئندہ ایسا ہو جیسا کہ حضرت اقدس مسیح موعود و مہدی معہود علیہ الصلوٰۃ والسلام کا تھا"

اس میں تین باتیں انجمن نے فیصلہ کی ہیں ایک خلیفہ کا تقرر۔ وہ بھی مطابق فرمان حضرت مسیح موعود مندرجہ رسالہ الوصیّۃ دوم اسکے ہاتھ پر موجودہ اور آئندہ نئے ممبروں کی بیعت لازم ہونا سوم۔ اس خلیفہ کا فرمان ایسا ہی ہو جیسے مسیح موعود کا۔

پس تین باتیں جو فیصل شدہ ہیں اور حسب تحریر حضرت اقدس قطعی ہیں۔ انہی پر ہمارا عمل خلیفہ ثانی کے وقت میں ہونا چاہیئے۔ اور حضرت مسیح موعود کا بھی یہی منشاء تھا کیونکہ آپ حمامۃ البشریٰ

ہیں فرماتے ہیں ثم یسافر المسیح الموعود او خلیفۃ من خلفائہ یعنی مسیح موعود سفر کریگا یا کوئی خلیفہ اسکے خلفاء میں سے جس سے ظاہر ہے کہ آپکے نزدیک بھی آپکے بعد سلسلہ خلفا تھا جیسا کہ واقعات نے ثابت کیا۔ پس دوستوں کو چاہیئے کہ وہ اپنا طرز عمل الوصیۃ کے مطابق رکھیں ؛

ہر زمانہ میں بیعت ضروری ہے بعض لوگ کہتے ہیں کہ ایکدفعہ جو بیعت کرلی بس کافی ہے اسکا جواب حضرت خلیفۃ المسیح ہی کے کلام سے دیا جاتا ہے (دیکھو بدر نمبر ۱ جلد ۹)

"پھر دوم نقد واقعہ موجود ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جامع جمیع کمالات جنکی نسبت میرا اعتقاد ہے خاتم الرسل خاتم الحکام خاتم النبیین خاتم الانبیاء خاتم الانسان ہیں۔ اب ان کے بعد اگر کوئی ابوبکر کو نہیں مانتا تو فرمایا ومن کفر بعد ذٰلك فاولٰئك هم الفاسقون × × × × غرض یہ سوال پہلے آدم پر پڑتا ہے پھر جناب محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر۔ پھر ابوبکرؓ پر۔ پھر علیؓ پر پھر مہدی پر کہ جب سارے علوم جناب رسالتمآب سناگئے تو مہدی کی کیا ضرورت ہے حقیقی بات یہی ہے کہ ضرورت ہے اجتماع کی اور شیرازہ اجتماع قائم رہ سکتا ہے ایک امام کے ذریعے اور پھر یہ اجتماع کسی ایک خاص وقت میں کافی نہیں۔ مثلاً صبح کو امام کے پیچھے اکٹھے ہوئے تو کیا کہہ سکتے ہیں کہ اب ظہر کو کیا ضرورت ہے۔ عصر کو کیا۔ پھر شام کو کیا۔ پھر عشاء کو کیا پھر جمعہ کو اکٹھے ہونے کی کیا ضرورت ہے پھر عید کے دن کیا ضرورت ہے پھر حج میں کیا ضرورت ہے۔ اسی طرح ایک وقت کی روٹی کھالی۔ تو پھر دوسرے وقت کی کیا ضرورت ہے۔ جب ان باتوں میں تکرار ضروری ہے۔ تو اس اجتماع میں بھی تکرار ضروری ہے یہ میں اسلئے بیان کرتا ہوں تاتم سمجھو کہ تمہارا امام چلے گئے۔ تو پھر بھی ہم میں اسی وحدت اتفاق اجتماع اور پرجوش روح کی ضرورت ہے ؛"

کس کی بیعت کی جائے اسکا جواب میں دونگا۔ کہ وفات خلیفۃ المسیح پر جس کی طرف قوم کے کثیر حصہ کے دل جھک گئے۔ اور جو پیشگوئیوں کے مطابق مسیح موعود کا جانشین ہے چند حوالے عرض کرتا ہوں۔

(۱) دوسرا طریق انزال رحمت کا ارسال مرسلین و نبیین و ائمہ و اولیاء و خلفاء

ہے۔ تا ان کی اقتدا و ہدایت سے لوگ راہ راست پر آجائیں۔ اور انکے نمونہ پر اپنے تئیں بنا کر نجات پا جائیں۔ سو خدا تعالےٰ نے چاہا کہ اس عاجز کی اولاد کے ذریعہ سے یہ دونوں شق ظہور میں آجائیں؟

اور دوسری قسم رحمت کی جو ابھی ہمنے بیان کی ہے اس کی تکمیل کے لئے خدا تعالےٰ دوسرا بشیر بھیجیگا۔ جیسا کہ بشیر اول کی موت سے پہلے ۱۰ جولائی ۱۸۸۸ء کے اشتہار میں اس کے بارے میں پیشگوئی کی گئی ہے۔ اور خدا تعالےٰ نے اس عاجز پر ظاہر کیا۔ کہ ایک دوسرا بشیر تمہیں دیا جائیگا جس کا نام محمود بھی ہے وہ اپنے کاموں میں اولوالعزم ہوگا یخلق اللہ ما یشاء

پھر فرماتے ہیں۔

اسکے ساتھ فضل ہے جو اسکے آنیکے ساتھ آئیگا پس مصلح موعود کا نام الہامی عبارت میں فضل رکھا گیا۔ اور نیز دوسرا نام اسکا محمود اور تیسرا نام اسکا بشیر ثانی ہے اور ایک الہام میں اسکا نام فضل عمر رکھا گیا؟

ان فقروں پر غور کرنے سے ظاہر ہے کہ ارسال خلفاء کا وعدہ آپکی اولاد میں سے اولاً بشیر ثانی یعنی محمود کے ذریعہ پورا ہوگا۔ اور اسکا نام فضل ہے پھر فضل عمر جس سے یہ بھی ثابت ہو گیا۔ کہ وہ خلیفہ ثانی ہوگا؟

"اور یہ پیشگوئی کہ مسیح موعود کی اولاد ہوگی یہ اس بات کی طرف اشارہ ہے کہ خدا اس کی نسل سے ایک ایسے شخص کو پیدا کریگا جو اسکا جانشین ہوگا۔ اور دین اسلام کی حمایت کریگا" (حقیقۃ الوحی صفحہ ۳۲)

اگر انجمن ہی جانشین تھی تو پھر اس جانشین کے کیا معنی اب اس جانشین کا نام بھی بتایا ہے کہ میرے سبز اشتہار کے ساتویں صفحہ میں اس دوسرے لڑکے کے پیدا ہونیکے بارے میں یہ بشارت ہے دوسرا بشیر دیا جائیگا جسکا دوسرا نام محمود ہے (حقیقۃ الوحی صفحہ ۳۶)

۵۷ جس سال صاحبزادہ صاحب پیدا ہوئے اسی سال حضور مغفور نے مسیح موعود ہونیکا دعوےٰ کیا۔

اتحاد الفریقین فی اعتقاد الفریقین

(سلسلہ کے لئے دیکھو تشحیذ ماہ فروری ۱۴ء)

(۷) الحب فی اللہ والبغض فی اللہ

وعن ابن عباسؓ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لابی ذرؓ یا اباذر اَیُّ عری الایمان اوثق قال اللہ ورسولہ اعلم قال الموالاۃ فی اللہ والحب فی اللہ والبغض فی اللہ رواہ البیہقی فی شعب الایمان (مشکوۃ) باب الحب فی اللہ ومن اللہ ص۴۲۶ مطبع مجتبائی دھلی (ترجمہ) ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے۔ کہ فرمایا حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ابوذر رضی اللہ عنہ سے کہ اے ابوذر ایمان کے رشتوں میں سے کون سا رشتہ زیادہ تر مضبوط ہے عرض کی کہ خدا اور اسکا رسول بہتر جانتے ہیں۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلّم نے فرمایا۔ باہم اللہ کے لئے دوستی کرنا اور اللہ کے لئے محبت کرنا اور اللہ کے لئے ہی دشمنی کرنا۔

روایات شیعہ (۱) قال اللہ تعالیٰ فی سورۃ البقرہ۔ والذین اٰمنوا اشدّ حباً للہ وفی سورۃ المائدہ۔ یاایھا الذین اٰمنوا لا تتخذوا الیھود والنّصارٰی اولیاء بعضھم اولیاء ومن یتولھم منکم فانہ منھم ان اللہ لا یھدی القوم الظّٰلمین وسورۃ المجادلۃ۔ لا تجد قوماً یومنون باللہ والیوم الاٰخر یوادّون من حادّ اللہ ورسولہ ولوکانوا اٰباءھم اواخوانھم اوعشیرتھم۔ وعن ابی ھریرۃ عن النبی صلی اللہ علیہ واٰلہ قال ان حول العرش منابر من نور علیھا قوم لباسھم ووجوھھم نور لیسوا بانبیاء یغبطھم الانبیاء والشھداء قالوا یارسول اللہ حلّ لنا قال ھم المتحابون فی اللہ والمتجالسون فی اللہ والمتزاورون فی اللہ وادنی اللہ

تعالیٰ الی موسیٰ علیہ السلام ھل عملت لی عملاً قط قال الٰہی صلّیت لک وصمت وتصدقت وذکرت لک فقال ان الصلوٰۃ لک برھان والصوم جنّۃ والصدقۃ ظلّ والذکر نورٌ فای عمل عملت لی فقال موسیٰ دلنی علیٰ عمل ھو لک فقال یا موسیٰ ھل والیت ولیاً وھل عادیت لی عدواً قط فعلم موسیٰ ان احب الاعمال الحبّ فی اللہ والبغض فی اللہ۔ قال النبی صلی اللہ علیہ وآلہ لو ان عبدین تحابا فی اللہ احدھما بالمشرق والاٰخر بالمغرب یجمع اللہ بینھما یوم القیٰمۃ۔ وقال النبی صلی اللہ علیہ وآلہ افضل الایمان الحبّ فی اللہ والبغض فی اللہ۔ وقال علیہ السلام علامۃ حب اللہ حب ذکر اللہ وعلامۃ بغض اللہ بغض ذکر اللہ عن انس قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ الحب فی اللہ فریضۃ والبغض فی اللہ فریضۃ کتاب جامع الاخبار شیخ صدوقؒ فصل ۸۶ فی الحب اللہ والبغض فی اللہ (ترجمہ) فرمایا ہے خداتعالےٰ نے سورہ بقر میں بلکہ ایمان والوں کو خدا کی محبت زیادہ ہوتی ہے اور سورہ مائدہ میں اے ایمان والو یہود و نصاریٰ کو اپنا دوست نہ بناؤ۔ وہ باہم ایک دوسرے کے دوست ہیں۔ اور تم میں سے جو کوئی ان سے دوستی کریگا۔ تو بیشک وہ انہی میں سے ہو جائیگا اور بیشک وہ ظالم ہے۔ اور اللہ ظالم لوگوں کو راہ راست پر نہیں لاتا۔ اور سورہ مجادلہ میں ہے اے نبی تم ان لوگوں کو جو اللہ اور قیامت پر ایمان رکھتے ہیں کبھی ایسا نہ پاؤ گے۔ کہ وہ اس شخص سے محبت کریں جو اللہ اور اسکے رسول کی مخالفت کرے۔ خواہ وہ انکے باپ یا انکے بیٹے یا ان کے بھائی یا انکے عزیز کیوں نہ ہوں +

اور ابوہریرہ رضؓ سے مروی ہے کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ عرش کے پاس نور کے ممبر ہیں جن پر ایک قوم رونق افروز ہے۔ جنکے لباس اور چہرے نورانی ہیں وہ انبیاء تو نہیں ہیں لیکن انبیاء اور شہداء بھی انپر رشک کرتے ہیں۔ صحابہؓ نے عرض کیا یارسول اللہ اسکی تشریح فرمائیے۔ آنحضرت صلعم نے فرمایا یہ وہ قوم ہے جو اللہ کی خاطر ایک دوسرے

سے محبت کرتے اور اللہ کی خاطر ہی نشست و برخاست کرتے اور اللہ کیخاطر باہم ملاقات کرتے تھے
اور موسیٰ علیہ السلام کی طرف اللہ تعالےٰ نے وحی کی کہ کیا تو نے کبھی خاص میری خاطر کوئی
عمل کیا ہے؟ عرض کی یا مولا تیرے لئے میں نے نماز پڑھی روزے رکھے صدقہ دیا اور تیرا ذکر کرتا رہا
خدا نے فرمایا کہ نماز تو تیرے ہی لئے برہان ہے اور روزہ سپر ہے اور صدقہ سایہ ہے اور ذکر نور ہے لیکن
میری خاطر تو نے کون سا عمل کیا۔ اسپر موسیٰ علیہ السلام نے عرض کی یا اللہ تو ہی کھول کر بتلا دے
کہ تیری خاطر کون سا عمل ہوتا ہے پس فرمایا اے موسیٰ کیا تو نے کبھی میری خاطر کسی کو دوست بنایا
اور کیا میری خاطر کسی دشمن سے دشمنی کی پس جان گئے موسیٰ کہ سب اعمال سے زیادہ محبوب عمل
اللہ کے لئے دوستی کرنا اور اللہ کے لئے ہی دشمنی کرنا ہے۔

فرمایا نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ اگر دو مسلمان اللہ کے لئے باہم دوستی رکھنے والے ہوں
خواہ ایک مشرق میں ہو۔ اور دوسرا مغرب میں خدا تعالےٰ قیامت کے دن ان دونوں کو جمع
کردیگا۔ اور نبی کریم صلعم نے فرمایا۔ افضل ایمان یہی ہے کہ محبت بھی خدا کے لئے ہو۔ اور دشمنی بھی خدا
کے لئے۔ اور پھر فرمایا آنحضرت صلعم نے محبت خدا کی علامت ذکر خدا کی محبت ہے۔ اور بغض خدا
کی علامت ذکر خدا سے بغض رکھنا ہے۔

اور انس رضؓ سے مروی ہے کہ فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ نے راہ خدا میں محبت کرنا فرض
ہے۔ اور اسی طرح راہ خدا میں بغض کرنے والوں سے بغض رکھنا فرض ہے

لطیفہ۔ چند سالوں کا ذکر ہے کہ ہمارے علاقہ میں ایک جگہ پر شیعہ و سنی میں کچھ تنازعہ ہوا۔ اور
مقدمہ بازی تک نوبت جا پہنچی مینے تحقیق کیا تو معلوم ہوا۔ کہ سنیوں کے محلہ میں ایک شیعہ
کا گھر بھی ہے اور پاس ہی ایک مسجد بھی ہے گرمی کا موسم تھا اور رمضان کا مہینہ۔ شیعہ
نے اپنے شیعہ بھائیوں کو بلا کر اپنے مکان کی چھت پر ٹھیک نماز تراویح کے وقت مرثیہ خوانی
کی مجلس منعقد کرا دی۔ اور پھر مرثیہ خوانی بھی طلتانی وضع کی تھی۔ سنی نمازیوں نے انکو کہا۔ کہ
بھائی ہم نماز پڑھ رہے ہیں۔ تمہاری بلند اور سریلی صداؤں سے ہماری عبادت میں حرج

ہو رہا ہے بہتر ہوتا کہ امام باڑہ میں جا کر مجلس کراتے اس پر شیعہ بگڑے اور کہا کہ اگر وہ تمہاری عبادت ہے تو ہمارے اعتقاد میں یہ مرثیہ خوانی بھی عبادت ہے ہماری عبادت میں تم لوگ کیوں خلل انداز ہوتے ہو؟

(۲) وفی الحدیث لا یجد احدکم طعم الایمان حتی یحب فی اللہ ویبغض فی اللہ۔ تفسیر صافی زیر آیت واللہ لا یھدی القوم الفاسقین۔ سورۃ توبہ رکوع ۳

یعنی حدیث شریف میں آیا ہے کہ تم میں سے کوئی بھی ایمان کی لذت نہیں پا سکتا جب تک کہ وہ محبت کرے خدا کے واسطے اور دشمنی کرے تو خدا کے واسطے

(۸) جناب علی علیہ السلام کی محبت اور بغض میں اعتدال کو مدنظر رکھنا چاہیئے۔ ورنہ افراط وتفریط میں یہود و نصاریٰ کی طرح ہلاکت وگمراہی یقینی ہے۔

عن علی قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فیک مثل من عیسیٰ ابغضہ الیھود حتی بھتوا امہ واحبہ النصاریٰ حتی انزلوہ بالمنزلۃ التی لیست لہ ثم قال یھلک فیّ رجلان محب مفرط یقرظنی بما لیس فیّ ومبغض یحملہ شنآنی علی ان یبھتنی رواہ احمد مشکوۃ باب مناقب علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ فصل ثالث ص۵۶۵ مطبوعہ مجتبائی دھلی (ترجمہ) جناب علی علیہ السلام سے روایت ہے کہ فرمایا حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ نے کہ میں تم میں عیسیٰ علیہ السلام کی ایک مشابہت ہے اُن سے یہود نے بغض کیا یہاں تک کہ انکی والدہ ماجدہ پر بہتان باندھ دیا۔ اور نصاریٰ نے ان سے محبت کی۔ اور انکو اس درجہ تک پہنچا دیا۔ جو انکے شایان نہ تھا پھر جناب علی علیہ السلام نے فرمایا کہ میرے بارے میں دو شخص ہلاک ہو گئے ایک حد سے زیادہ محبت کرنے والا جو اس میں اتنا غلو کیا جس کے میں لائق نہیں۔ اور دوسرا بغض کرنیوالا جس کو میری مخالفت نے یہاں تک آمادہ کیا کہ مجھ پر بہتان باندھ دیا۔

روایات شیعہ (۱) وفی المجمع عن امیر المومنین قال جئت الی النبیؐ یوما فوجدتہ فی ملاء من قریش فنظر الی ثم قال یا علی انما مثلک فی ھذہ الامۃ کمثل

عیسیٰ بن مریم احبہ قوم فافرطوا فی حبہ فھلکوا وابغضہ قوم فافرطوا فی بغضہ فھلکوا واقتصد فیہ قوم فنجوا فعظم ذالک علیھم وضحکوا وقالوا یشبہ الانبیاء والرسل" تفسیر صافی زیر آیت ولما ضرب ابن مریم مثلاً سورہ زخرف جلد ۲ مطبوعہ بمبئی ص ۱۶۸ وکتاب غایت المرام سید ہاشم بحرانی مقصد ثانی باب ۱۸۲ کی حدیث نمبر ۳ و ۵ ص ۲۳۶ نیز دیکھو حیات القلوب ملا باقر مجلسی جلد اول باب ۳۶ مطبوعہ لکھنؤ ص ۳۵۹ (ترجمہ) اور تفسیر مجمع البیان میں جناب علی علیہ السلام سے مروی ہے کہ میں ایکدن آنحضرت صلعم کی خدمت میں آیا۔ اور اسوقت آپ قریش کے ایک مجمع میں تشریف رکھتے تھے۔ آپنے میری طرف دیکھکر فرمایا۔ کہ اے علی اس امت میں تمہاری مثیل بھی عیسیٰ ابن مریم کی مثل ہے ایک قوم نے اس سے محبت کی اور اسکی محبت میں حد سے بڑھگئے پس ہلاک ہو گئے اور ایک قوم نے اس سے بغض کیا اور بغض میں حد سے بڑھگئے پس وہ بھی ہلاک ہوئے لیکن ایک قوم نے اعتدال کو قائم رکھا پس وہ نجات پا گئے یہ امر ان قریش کو بہت شاق معلوم ہوا۔ اور ہنسکر کہا کہ اسے تو انبیاء اور رسولوں کے مشابہ بنا دیا۔

(۲) فی العیون عن النبی صلی اللہ علیہ والہ قال لا ترفعونی فوق حقی فان اللہ تعالیٰ اتخذنی عبداً قبل ان یتخذنی نبیاً ثم تلا ھذہ الآیۃ وعن امیر المومنین یھلک فی اثنان ولا ذنب لی محب مفرط ومبغض مفرط وانا ابرأ الی اللہ تعالیٰ ممن یغلو فینا فیرفعنا فوق حدنا کبرائۃ عیسیٰ ابن مریم من النصاریٰ۔ دیکھو تفسیر صافی زیر آیت ولکن کونوا ربانیین بما کنتم تعلمون الکتب وبما کنتم تدرسون (ترجمہ) عیون الرضا میں ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ نے فرمایا کہ مجھکو میرے حق سے بلند نہ کرو۔ تحقیق اللہ تعالےٰ نے پہلے مجھکو اپنا فرمانبردار بندہ بنایا۔ قبل اسکے کہ مجھکو نبی بنایا پھر یہ آیت تلاوت فرمائی اور جناب علی علیہ السلام سے مروی ہے کہ البتہ ہلاک ہوئے میری نسبت دو گروہ اور اسکا وبال مجھ پر نہیں ہے۔ پہلا حد سے زیادہ محبت کرنے والا اور دوسرا حد سے زیادہ مجھ سے بغض کرنے والا اور خدا تعالےٰ کے حضور میں ہم بری الذمہ ہیں۔ اس امر میں جس سے ہماری ذات

میں غلو کرتے ہیں۔ اور ہم کو ہماری درجہ سے زیادہ بڑھاتے ہیں جیسے کہ نصاریٰ کے غلو سے عیسیٰ بن مریم بری الذمہ ہیں۔

(۳) ومن کلام لہ (جناب علی) علیہ السلام وسیھلک فی صنفان محب مفرط یذھب بہ الحب الیٰ غیر الحق ومبغض مفرط یذھب بہ البغض الیٰ غیر الحق وخیر الناس فی حالاً النمط الاوسط فالزموہ والزموا السواد الاعظم فان ید اللہ علی الجماعۃ نہج البلاغۃ جلد اول مطبوعہ مصر ص۲۶۱ (ترجمہ) اور فرمایا جناب علی علیہ السلام نے کہ عنقریب ہلاکت میں پڑینگے میری بارہ میں دو گروہ پہلے وہ جو حد سے زیادہ مجھ سے محبت کرتا ہو اور یہ محبت حق سے اسکو غیر حق کی طرف لیجاتی ہو۔ اور حد سے زیادہ بغض کرنے والا جس کو بغض غیر حق کی طرف لیجاتا ہو اور میرے بارہ میں لوگوں سے بہتر وہ گروہ ہو جو اوسط درجہ میں قائم ہے پس لازم پکڑو اس درجہ کو اور لازم پکڑو سواد اعظم کو کیونکہ خدا تعالیٰ کا ہاتھ جماعت پر ہی ہو

(۴) قال علی علیہ السلام ھلک فی رجلان محبٌ غال ومبغض قال نہج البلاغۃ جلد ۲ صفحہ ۱۰ (ترجمہ) فرمایا جناب علی علیہ السلام نے کہ دو شخص میری وجہ سے ہلاک ہو گئے ایک میرا غالی دوست دوسرا دشمن شدید البغض۔

(۵) قال علی علیہ السلام فلا تثنوا علی بجمیل ثناء لاخراجی نفسی الی اللہ والیکم من التقیۃ فی حقوق لم افرغ من ادائھا وفرائض لابد من امضاءھا فلا تکلمونی بما تکلم بہ الجبابرۃ۔ نہج البلاغۃ جلد اول ص۴۶۳ (ترجمہ) میری بہت تعریف توصیف نہ کرو تا کہ میرا نفس اطاعت الٰہی سے اور تم تقیہ سے باہر نہ ہو جائے۔ ان حقوق کی انجام دہی میں جس سے ابھی میں فارغ البال نہیں ہوا۔ اور وہ فرائض جنکا جاری کرنا ضروری ہو اور مجھ کو ایسی خطابات بھی نہ دو جیسے کہ دوسرے سلاطین کفار کو دیتے ہیں۔

(۶) فاضل مجلسی امام زین العابدین علیہ السلام کی اولاد کے ذکر میں فرماتے ہیں۔ دیگر از فرزندان آنحضرت عبداللہ است متولی صدقات رسول بود۔ واو مرد فقیہ فاضل محدث

وصاحب تقوی و ورع بود، عمر کہ نام بردہ شد متولی صدقات امیر المومنین بود و مرد فقیہ فاضل و باسخاوت و ورع و عظیم الشان بود۔ و از سخنان اوست المفرط فی حبنا کالمفرط فی بغضنا وباید کہ مردان حق خویشی و قرابت ما با رسول اللہ رعایت نمایند و مرتبہ و مقام کہ ما را نیست از برائے ما نہ کنند کہ حق تعالیٰ ما را بہ گناہ میگردد" تذکرہ الائمہ مجلسی مطبوعہ ایران صـ۱۴۲

(ترجمہ) اور آنحضرت کے فرزندوں میں سے عبد اللہ ہیں جو رسول صلعم کے صدقات کے متولی تھے اور بڑے فقیہ اور محدث اور صاحب تقوی تھے۔ اور جنکا نام عمر ہے۔ وہ جناب علی کے صدقات کے متولی تھے۔ اور وہ بڑے فقیہ اور سخی اور صاحب تقوی تھے۔ ان کے کلمات میں سے ایک یہ ہے کہ ہماری محبت میں حد سے بڑھ جانے والے ہمارے سخت ترین دشمن کی مانند ہے۔ اور یہ کہ لازم ہے کہ لوگ اس قرابت اور رشتہ کی رعایت ملحوظ رکھیں۔ جو ہم کو رسول صلعم کے ساتھ ہے اور جو مرتبہ اور مقام ہمارے لئے نہیں۔ اسکو ہمارے لئے مقرر نہ کریں مبادا خداوند کریم اسکے باعث ہم سے مواخذہ کرے

(۹) فصول اذان اہلسنت اللہ اکبر ۴ مرتبہ اشہد ان لا الہ الا اللہ ۲ مرتبہ اشہد ان محمدؐ رسول اللہ ۲ مرتبہ حی علی الصلوٰۃ ۲ مرتبہ حی علی الفلاح ۲ مرتبہ اللہ اکبر ۲ مرتبہ لا الہ الا اللہ

نوٹ۔ کلمہ اشہد ان علیا ولی اللہ داخل اذان نہیں ہے

فصول اذان شیعہ (۱) روی ابو بکر الحضرمی و کلیب الاسدی عن ابی عبد اللہ علیہ السلام انہ حکی لہما الاذان فقال اللہ اکبر اللہ اکبر اللہ اکبر اللہ اکبر۔ اشہد ان لا الہ الا اللہ۔ اشہد ان لا الہ الا اللہ۔ اشہد ان محمدا رسول اللہ اشہد ان محمدا رسول اللہ۔ حی علی الصلوٰۃ۔ حی علی الصلوٰۃ۔ حی علی الفلاح حی علی الفلاح حی علی خیر العمل۔ حی علی خیر العمل۔ اللہ اکبر۔ اللہ اکبر۔ لا الہ الا اللہ۔ والا قامۃ کذلک ولا باس ان یقال فی صلوٰۃ الغداۃ علی اثر حی علی خیر العمل۔ الصلوٰۃ

خیر من النوم للتقیۃ (کتاب من لایحضرہ الفقیہ)

(ترجمہ) روایت کی ہے ابوبکر حضرمی اور کلیب اسدی نے امام جعفر صادق علیہ السلام سے کہ انھوں نے ان دونوں کے سامنے اذان کو بیان کرتے ہوئے فرمایا اللہ اکبر ۴ دفعہ۔ کلمات شہادتین دو دو مرتبہ حی علی الصلوٰۃ دو دفعہ حی علی الفلاح دو دفعہ حی علی خیر العمل دو دفعہ پھر اللہ اکبر اللہ اکبر لا الہ الا اللہ اور فرمایا کہ اقامت بھی اسی طرح ہے اور کچھ مضائقہ نہیں ہے اگر فجر کی نماز کے لئے حی علی خیر العمل کے بعد الصلوٰۃ خیر من النوم بھی بوجہ تقیہ کے کہا جاوے۔

اسکے بعد لکھا ہے۔

وقال مصنف ھٰذہ الکتٰب رحمہ اللہ ھٰذا ھو الاذان الصحیح لایزاد فیہ ولا ینقص منہ والمفوضۃ لعنھم اللہ قد وضعوا اخبارًا وزادوا فی الاذان محمد و آل محمد خیر البریۃ مرتین وفی بعض روایاتھم بعد اشھد ان محمدًا رسول اللہ اشھد ان علیًا ولی اللہ مرّتین ومنھم من روی بدل ذٰلک اشھد ان علیًا امیر المومنین حقًا مرتین ولا شک ان علیًا وانّہ امیر المومنین حقًا وان محمدًا والہ صلوات اللہ علیہم خیر البریّۃ ولکن لیس ذٰلک فی اصل الاذان وانما ذکرت ذٰلک لیعرف بھٰذ الزیادۃ المتھمون بالتفویض المدلسون انفسھم فی جملتنا (کتاب من لایحضرہ الفقیہ باب الصلوٰۃ باب فضول الاذان والاقامۃ)

نوٹ۔ کتاب مذکور منجملہ چار کتب حدیث اہل تشیع کے ہے اور اسکے مصنف فخر المحدثین محقق ابن بابویہ شیخ صدوق قمی ہیں۔ جن کی وفات ۳۸۱ھ میں واقعہ ہوئی۔ گویا اب پوری ہزار برس ان کو ہو چکے ہیں۔

(ترجمہ) اس کتاب (من لایحضرہ الفقیہ) کا مصنف رحمۃ اللہ کہتا ہے کہ صحیح اذان یہی ہے (جو اوپر بیان ہو چکی) نہ اس سے کچھ زیادہ ہو نہ اس سے کم۔ اور مفوضہ خدا انپر لعنت کرے۔

انہوں نے احادیث وضع کی ہیں اور اذان میں روایت کرتے ہیں محمد و آل محمد خیر البریۃ دو دفعہ اور انکی بعض روایات میں ہے کہ اشہد ان محمداً رسول اللہ کے بعد اشہد ان علیاً ولی اللہ بھی دو دفعہ ہے۔ اور ان میں سے بعض ان کلمات کی جگہ کہتے ہیں اشہد ان علیاً امیر المومنین حقاً دو دفعہ اور شک نہیں کہ جناب علیؑ خدا کے ولی ہیں اور یہ کہ وہ امیر المومنین برحق ہیں۔ اور یہ کہ محمد اور آل آنحضرت صلعم کی سب لوگوں سے بہتر ہے لیکن اصل فصول اذان میں ایسا کہنا درست نہیں ہے۔ اور یہ مینے اسلئے ذکر کر دیا ہے کہ تا معلوم ہو جائے کہ یہ کلمات بڑھانے والے عقیدہ تفویض سے متہم ہیں۔ اور ناحق اپنے آپکو ہم شیعوں میں شامل ظاہر کرنے والے۔

نوٹ۔ مفوضہ شیعوں میں سے ایک گروہ تفویض کا قایل ہے یعنی وہ کہتے ہیں "کہ خدا تعالےٰ نے اپنے سب کام پیغمبر خداؐ اور جناب امیرؑ کو سپرد کر دیئے ہیں۔ اور آپ معطّل ہو گیا ہے یہی حضرات پیدا کرتے ہیں۔ اور یہی مارتے ہیں اور یہی رزق بانٹتے ہیں۔ غرض جو کام کہ خدا کے ہیں۔ ان کے نزدیک وہ سب کام پیغمبر خداؐ اور جناب علی مرتضیٰؑ کرتے ہیں۔ اور خدا تعالےٰ کچھ نہیں کرتا۔" اس عقیدہ کا بانی عبداللہ بن سبا کا بیٹا عبیداللہ ہوا ہے۔ تفصیل کے لئے ملاحظہ ہو۔ کتاب ارشادیہ اردو شرح اعتقادیہ شیخ صدوق مطبوعہ اثنا عشری لکھنؤ باب ۳۷ الاعتقاد فی نفی الغلو والتفویض صفحہ ۲۹۱

(۲) کتاب استبصار شیخ ابو جعفر محقق طوسی متوفی سنہ ۴۶۰ھ جو منجملہ چار کتب احادیث شیعہ کے ہے۔ اس میں بھی اذان کے بارہ میں باب اذان میں چار روایات مندرج ہیں۔ اور چاروں میں اشہد ان علیاً ولی اللہ مذکور نہیں ہے۔ دیکھو استبصار فیما اختلف من الاخبار مطبوعہ مطبع جعفری لکھنؤ نخاس جلد ۱ صفحہ ۱۵۶

(۳) عن امیر المومنین علی بن ابی طالب علیہ السلام انہ سئل عن النبی صلی اللہ علیہ وآلہ عن تفسیر الاذان فقال یا علی الاذان حجۃ علی امتی وتفسیرہ اذا قال المؤذن اللہ اکبر اللہ اکبر فانہ یقول اللھم انت الشاھد علی ما اقول یا امۃ محمد قد حضرت الصلوۃ فتھیئوا ودعوا عنکم شغل الدنیا واذا قال اشھد ان لا الٰہ

الا اللہ فانہ یقول یا امۃ محمد اشہد اللہ واشہد ملئکتہ انی اخبرتکم بوقت الصلوٰۃ
فتفرغوا لہا فاذا قال اشہد ان محمداً رسول اللہ فانہ یقول یعلم اللہ ویعلم
ملئکتہ انی قد اخبرتکم بوقت الصلوٰۃ فتفرغوا لہا فانہ خیر لکم واذا قال حی
علی الصلوٰۃ فانہ یقول یا امۃ محمد دین قد اظہرہ اللہ لکم ورسولہ فلا تضیعوہ ولکن
تعاہدوا یغفر اللہ لکم تفرغوا لصلوٰتکم فانہ عماد دینکم واذا قال حی علی الفلاح
فانہ یقول یا امۃ محمد قد فتح اللہ علیکم ابواب الرحمۃ فقوموا وخذوا نصیبکم من
الرحمۃ تربحوا الدنیا والاخرۃ واذا قال اللہ اکبر اللہ اکبر فانہ یقول ترحموا علی انفسکم
فانہ لا اعلم لکم عملاً افضل من ہذہ فتفرغوا لصلوٰتکم قبل الندامۃ واذا قال لا الٰہ
الا اللہ فانہ یقول یا امۃ محمد اعلموا انی جعلت امانۃ سبع سموٰات وسبع ارضین
فی اعناقکم فان شئتم فاقبلوا وان شئتم فادبروا فمن اجابنی فقد ربح ومن لم
یجبنی فلا یضرنی ثم قال یا علی الاذان نور فمن اجاب نجا ومن عجز خسر وکنت لہ
خصماً بین یدی اللہ ومن کنت لہ خصماً فما اسوا حالہ (کتاب جامع الاخبار صدوق مطبوعہ
ایران باب ۳۱ فی الاذان)

(ترجمہ) جناب علی علیہ السلام سے مروی ہے کہ انہوں نے حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم
سے اذان کی تفسیر پوچھی تو فرمایا آنحضرت صلعم نے اے علی۔ اذان میری امت پر حجت ہے۔ اور
اسکی تفسیر یہ ہے کہ جب مؤذن اللہ اکبر اللہ اکبر پکارتا ہے تو وہ کہتا ہے کہ اے اللہ تو گواہ ہے جو کچھ میں کہتا
ہوں اے امت محمد نماز کا وقت آگیا۔ پس تیاری کرو۔ اور دنیا کے شغل چھوڑ دو۔

اور جب وہ اشہد ان لا الٰہ الا اللہ پکارے تو گویا وہ کہتا ہے اے امت محمد خدا اور اسکے
ملائکہ دیکھ رہے ہیں کہ میں نے تم کو نماز کے وقت سے اطلاع دیدی۔ پس اسکے لئے فرصت نکال لو
اور جب اشہد ان محمداً رسول اللہ پکارے تو گویا کہتا ہے خدا اور اسکے ملائکہ
جان رہے ہیں کہ میں نے تمکو نماز کے وقت سے مطلع کر دیا۔ پس چھوڑ دو کاموں کو اسکی خاطر۔ کیونکہ

تمہارے لئے اس میں بھلائی ہو۔

اور جب اس نے پکارا حی علے الصلوٰۃ تو وہ گویا کہتا ہو اے امت محمد! یہ دین ہو جس کو اللہ نے اور اسکے رسول نے تمہارے لئے ظاہر کیا ہو پس اسکو ضائع نہ کرو بلکہ تیاری کرو۔ خدا تم کو بخشدے۔ نماز کے لئے وقت نکالو کیونکہ وہ تمہارے دین کا ستون ہو۔

اور جب کہتا ہو حی علے الفلاح تو اسکا یہ مطلب ہے کہ اے امت محمد! اللہ نے تمہارے لئے رحمت کے دروازے کھولدیئے ہیں پس اٹھو اور اپنا نصیبہ حاصل کرو رحمت سے فائدہ اٹھا لو دنیا کے لئے اور آخرت کے لئے۔

اور جب کہتا ہو اللہ اکبر اللہ اکبر تو اسکا مدعا یہ ہو کہ اپنی جانوں پر رحم کرو درحقیقت میں نہیں جانتا۔ کہ اس سے بڑھکر کون بڑا عمل ہو پس نماز کے لئے پشیمان ہونے سے پیشتر مشاغل سے علیحدہ ہو جاؤ۔

اور جب پکارتا ہو لا الہ الا اللہ تو گویا کہتا ہو کہ ای امت محمد! جان لو کہ میں نے سات آسمانوں اور سات زمینوں کی امانت تمہاری گردنوں میں ڈال دی ہو اب چاہو تو آگے بڑھکر قبول کرو چاہو پیچھے ہٹ جاؤ۔ بات یہ ہو کہ جس نے میری دعوت کو قبول کرلیا فائدہ میں رہا اور جس نے قبول نہ کیا۔ اسکا نقصان مجھے کچھ نہ پہنچیگا۔

اسکے بعد آنحضرت صلعم نے فرمایا اے علی! اذان ایک نور ہی جسکو اسنے قبول کیا۔ تاہی ہو گیا۔ × × × × × اور میں خدا کے حضور میں اس سے جھگڑنے والا ہوں۔ اور جس سے میں جھگڑوں۔ اسکا کیسا ہی برا حال ہوگا۔

نوٹ۔ اس روایت کے رو سے کلمہ حی علے خیر العمل بھی داخل اذان نہیں۔ اور اسیطرح ذیل کی روایت میں بھی حی علے خیر العمل نہیں ہو۔

(۴) محمد بن یعقوب عن علی بن ابراھیم عن ابیہ عن ابن ابی عمیر عن ابن اذینہ عن ابی عبد اللہ قال قال ماتروی ھذہ الناصبۃ فقلت جعلت فداک

فیماذا فقال اذانهم ورکوعهم وسجودهم فقلت انهم یقول ان ابیّ بن کعب رآه فی
النوم فقال کذبوا ان دین الله عزّ وجل اعز من ان یری فی النوم فقال له سدیر
الصیرفی جعلت فداك فاحدث لنا منه ذکرا فقال ابو عبد الله ع ان الله عزّ وجلّ
لما عرج نبیّه الی سمواته السبع × × × فنضرت الملٰئکة الی اطراف السمآء
وخرّت سجدًا × × × فقال جبرائیل الله اکبر فسکت الملٰئکة وفتحت ابواب
السمآء واجتمعت الملٰئکة فسلمت علی النبی افواجًا × × × ثم عرج الی
السمآء الثانیة فلمّا قرب من باب السماء الثانیه تنافرت الملٰئکة الی اطراف
السمآء وخرت سجدًا × × فقال جبرئیل اشهد ان لا اله الا الله اشهد لا اله
الا الله فاجتمعت الملٰئکة وفتحت ابواب السمآء وقالت یا جبریل من هذا معك
فقال هٰذا محمدؐ قالوا وقد بعثت قال نعم قال النبیؐ فخرجوا الی شبه المعانیق
فسلموا علیّ وقالوا اقرأ اخاك السلٰم قلت اتعرفونه قالوا کیف لا نعرفه وقد
اخذ میثاقك ومیثاقه ومیثاق شیعته الی یوم القیٰمة علینا وانا لنتصفح
وجوه شیعته فی کل یوم ولیلة خمسًا یعنون فی وقت الصلٰوة × × × ثم عرج
بی الی السمآء الثالثة فتنفرت الملٰئکة وخرت سجدًا × × فقال جبرائیل اشهد
ان محمدًا رسول الله اشهد ان محمدًا رسول الله فاجتمعت الملٰئکة وسلموا
علی وسالونی عن اخی قلت هو فی الارض خلیفتی افتعرفونه قالوا وکیف
لا نعرفه وقد نحج البیت المعمور فی کل سنة وعلیه رق ابیض فیه اسم محمدؐ
واسم علیؑ والحسنؑ والحسینؑ والائمة علیهم السلام وشیعتهم الیٰ یوم القیٰمة
وانا لنبارك علیهم کل یوم ولیلة خمسًا العیون فی وقت کل صلٰوة یمسحون رؤسهم
بایدیهم ثم عرج بی حتی انتهیت الی السمآء الرابعة فاجتمعت الملٰئکة ففتحت
ابواب السمآء فقال جبرائیل حی علی الصلٰوة حی علی الصلٰوة حی علی الفلاح

حی علی الفلاح فقالت الملٰئکۃ صوتان معروفان فقال جبرائیل قد قامت الصلوٰۃ فقالت الملٰئکۃ ہی لشیعتہ الیٰ یوم القیمۃ ثم اجتمعت الملٰئکۃ وقالوا کیف ترکت اخاک قلت لہم اوتعرفونہ قالوا نعرفہ وشیعتہ وہم نور حول عرش اللہ وان فی البیت المعمور رقاً من نور فیہ کتاب من نور فیہ اسم محمدؐ وعلیؑ والحسنؑ والحسینؑ والائمۃ وشیعتہم الیٰ یوم القیمۃ لا یزید فیہم رجلٌ ولا ینقص منہم رجلٌ الخ (کتاب غایت المرام سید ہاشم البحرانی باب ۱۲۶ منجملہ ۱۲۴ ابواب فصل فی فضل امیر المومنین علیہ السلام مطبوعہ ایران ۱۲۷۲ھ ص ۶۶۳ حدیث اول۔

(۱۰) **فریضہ نماز** (۱) پانچ نمازیں فرض ہیں (۲) پانچوں کے اوقات مقرر ہیں (۳) وقت اول میں پڑھنے کی فضیلت۔ اور دیر کرکے پڑھنے کی قباحت (۴) صرف فرض ہی نہیں بلکہ سنتیں بھی پڑھنا ضروری ہیں۔

نوٹ:۔ چونکہ اہلسنت جماعت کا تو یہ معمول ہی ہے اسواسطے کتب اہل سنت سے حوالے نکالنے کی ضرورت نہیں ہے۔

روایات شیعہ (۱) قال اللہ تعالیٰ فی سورۃ بنی اسرائیل اقم الصلوٰۃ لدلوک الشمس الیٰ غسق اللیل وقرآن الفجر ان قرآن الفجر کان مشہودا۔ وقال فی سورہ طٰہٰ وسبّح بحمد ربّک قبل طلوع الشمس وقبل غروبہا ومن آناء اللّیل وسبّح واطراف النہار لعلّک ترضیٰ۔ عن امیر المومنین علیہ السلام قال سئل یہودی النبیّ صلی اللہ علیہ وآلہ قال یا محمد لایّ شیءٍ وقت ہٰذہ الصّلوٰۃ الخمس فی خمس مواقیت علیٰ امتک فی ساعات اللّیل والنہار فقال النبی صلی اللہ علیہ وآلہ ان الشمس اذا طلعت وبلغت عند الزوال لہا حلقۃ تدخل فیہا عند الزوال فاذا دخلت فیہا زالت الشمس فیسبح للہ کل شیءٍ مادون العرش لوجہ ربی وہی ہٰذہ الساعۃ الّتی یصلّی علیّ فیہا ربّی فافترض اللہ تعالیٰ علیّ وعلیٰ امّتی فیہا الصّلوٰۃ

وقال اقام الصلوۃ لدلوک الشمس الیٰ غسق اللیل وقراٰن الفجر ان قراٰن الفجر کان
مشھودًا وھی الساعۃ التی یوتی فیھا بجھنّم یوم القیامۃ فما من مومن یوافق
فی تلک الساعۃ ساجدًا اوراکعًا اوقائمًا الاحرم اللہ جسدہٗ علی النّاس واما صلوۃ
العصر فھی الساعۃ اللتی اکل اٰدم فیھا من شجرۃ فاخرجہ اللہ تعالیٰ من الجنّۃ فامر
اللہ ذریتہٖ بھٰذہ الصلوۃ الیٰ یوم القیٰمۃ واختارھا لامتی فرضًا وھی من احب
الصلوۃ الی اللہ عزّوجل واوصانی ان احفظھا من بین الصلوۃ واما صلوۃ المغرب
وھی الساعۃ التی تاب اللہ فیھا علیٰ اٰدم وکان بین ما اکل من الشجرۃ وبین ما
تاب اللہ علیہ ثلثمائۃ سنۃ من ایام الدنیا ومن ایام الاٰخرۃ یوم کالف سنۃ ما
بین العصر الی العشآء فصلّی اٰدم ثلث رکعات رکعۃ لخطیئۃ ورکعۃ لخطیئۃ حوّا
ورکعۃ لتوبۃ فافترض اللہ عزّوجلّ ھٰذہ الثلث رکعات علیٰ امتی وھی السّاعۃ
التّی یستجاب فیھا الدعا وھی الصلوۃ التی امرنی بھا ربّی وقال فسبحان اللہ
حین تمسون وحین تصبحون۔

واما الصّلوۃ العشاء الاٰخرۃ فان للقبرۃ ظلمۃ ولیوم القیٰمۃ ظلمۃ
فامرنی اللہ عزّوجلّ وامتی بھٰذہ الصلوۃ فی ذٰلک الوقت لتنور القبور ولیعطی
وامتی النور علی الصراط وما من قدم مشت الیٰ صلوۃ العتمۃ الاحرم اللہ جسدھا
علی النار وھی صلوۃ التی اختار اللہ للمرسلین قبلی۔

واما الصلوۃ الفجر فان الشمس اذا طلعت تطلع علیٰ قرنی الشیطان فامرنی
اللہ تعالیٰ ان اصلی صلوۃ قبل طلوع الشمس وقبل ان یسجد لھا الکافر
فتسجد للہ عزّوجلّ وسرعتھا احب الی اللہ وھی الصلوۃ التی تشھدھا
ملئکۃ اللیل وملئکۃ النھار قال صدقت یا محمدؐ۔ جامع الاخبار فصل نمبر ۳۰
فی مواقیت الصلوۃ الخمس وکتاب من لا یحضرہ الفقیہ باب الصلوۃ باب علۃ وجوب

خمس صلوٰۃ فی خمس مواقیت۔

(۲) قال حدثنا محمد بن موسیٰ المتوکل قال حدثنا علی بن الحسین السعد آبادی عن احمد عن ابی عبد اللہ علیہ السلام قال لما ھبط آدمؑ من الجنۃ ظھرت بہ شامۃ سوداء فی وجھہ من فوقہ الیٰ قدمیہ فطال حزنہ وبکاوہ علیٰ ما قد ظھر بہ فاتاہ جبرئیل علیہ السلام فقال ما یبکیک یا آدم فقال لھذہ الشامۃ التی ظھرت بہ قال قم یا آدم فصلّ فھذا وقت الصلوٰۃ الاولیٰ فقام فصلّیٰ فانحطّت الشامۃ الیٰ عنقہ فجاءہ فی الصلوٰۃ الثانیۃ فقال یا آدم قم فصلّ فھذا وقت الصلوٰۃ الثانیۃ فقام فصلّیٰ فانحطت الشامۃ الیٰ سرتہ فجاءہ فی الصلوٰۃ الثالثۃ فقال یا آدم قم فصلّ فھذا وقت الصلوٰۃ الثالثۃ فقام فصلّیٰ فانحطت الشامۃ الیٰ رکبتہ فجاءہ فی الصلوٰۃ الرابعۃ فقال یا آدم قم فصلّ فھذا الوقت الصلوٰۃ الرابعۃ فقام فصلّیٰ فانحطت الشامۃ الیٰ رجلیہ فجاءہ فی الصلوٰۃ الخامسۃ فقال یا آدم قم فصلّ فھذا وقت الصلوٰۃ الخامسۃ فقام فصلّیٰ فخرج منھا فحمد اللہ تعالیٰ واثنیٰ علیہ فقال جبرئیل علیہ السلام مثل ولدک فی ھذہ الذنوب والصلوٰۃ کمثلک فی ھذہ الشامۃ من صلّیٰ من ولدک فی کل یوم ولیلۃ خمس صلوات خرج من ذنوبہ کما خرجت من ھذہ الشامۃ کتاب جامع الاخبار فصل نمبر ۳۰ فی مواقیت الصلوٰۃ الخمس۔

(ترجمہ) خدا سورہ بنی اسرائیل میں فرماتا ہے نماز پڑھا کرو آفتاب کے ڈھلنے کے وقت رات کے اندھیرے تک اور فجر کی نماز کا پڑھنا اپنے اوپر لازم کرو۔ بیشک فجر کی نماز پڑھتے وقت فرشتے حاضر کئے جاتے ہیں۔ اور سورہ طٰہٰ میں فرمایا اپنے پروردگار کی تعریف کیساتھ پاکی بیان کرو۔ آفتاب کے نکلنے سے پہلے اور اسکے ڈوبنے سے پہلے اور کچھ رات کے وقتوں میں پڑھا کرو۔ اور دن کے کناروں میں تاکہ تم اللہ کے انعام سے خوش ہو جاؤ۔

جناب علی علیہ السلام سے روایت ہے کہ ایک یہودی نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت

میں عرض کی کہ اے محمد صلعم رات دن کی گھڑیوں میں آپ کی اُمت پر یہ پانچ وقتوں میں پانچ نمازیں کیوں مقرر ہوئی ہیں۔ آنحضرت صلعم نے فرمایا کہ سورج جب چڑھتا ہی اور پھر زوال کے قریب ہو جاتا ہی تو اسکے لئے ایک دائرہ ہی زوال کے وقت اس میں داخل ہو جاتا ہی۔ پس جب اس میں داخل ہُوا۔ تو سورج ڈھلجاتا ہی پس اسوقت تمام چیزیں جو عرش کے نیچے ہیں اپنے پروردگار کی تسبیح کرتی ہیں۔ اور یہی ساعت ہی جس کے اندر میرا رب مجھ پر رحمت بھیجتا ہی پس فرض کر دی خدا نے مجھ پر اور میری امت پر اسوقت میں نماز اور فرمایا اقم الصلوٰۃ لدلوک الشمس الیٰ غسق اللیل وقرآن الفجر ان قرآن الفجر کان مشہودًا۔ اور یہی وقت ہی جب قیامت کے دن جہنم حاضر کیا جائیگا۔ پس کوئی مومن نہیں ہی جو اسوقت خاص میں سجدہ و رکوع و قیام میں مشغول ہو مگر یہ کہ خدا نے حرام کر دیا ہے کہ اسکو دوزخ میں ڈالے۔

اب نماز عصر کی بابت کہوں یہ وقت ہی جس میں آدم علیہ السلام نے درخت سے پھل کھایا تھا۔ اور خدا نے انکو بہشت سے نکال دیا تھا۔ پس خدا نے آدم کی اولاد کو قیامت تک کے لئے اس نماز کے پڑھنے کا حکم دیا۔ اور میری امت کے لئے اسکو فرض کر دیا۔ اور یہ وہ نماز ہی جو خدا کو بہت پسند ہی۔ اور مجھ کو تاکید ہوئی ہی کہ نمازوں میں اسکی خاص حفاظت کروں۔

اب ہی نماز مغرب سو یہ وہ گھڑی ہی کہ خدا یتعالےٰ نے اس میں آدمؑ کی توبہ قبول فرمائی تھی اور درخت کا پھل کھانے سے لیکر اس قبول توبہ تک ایام دنیا کے تین سو برس کا عرصہ تھا اور آخرت کے دنوں میں سے ایکدن ہزار برس کا ہوتا ہی یہ عرصہ عصر سے لیکر عشاء تک تھا۔

پس آدم علیہ السلام نے تین رکعتیں پڑھی تھیں ایک رکعت تو اپنی خطا کے بدلے۔ اور ایک رکعت حوا کی خطا کے بدلے اور ایک رکعت توبہ کے لئے پس فرض کر دیں اللہ نے یہ تین رکعات میری امت پر اور یہ وہ ساعت ہے جس میں اللہ تعالےٰ دعا قبول کر لیتا ہی اور یہ وہ نماز ہے جسکا خدا نے مجھکو حکم دیا ہی اور فرمایا ہی فسبحان اللہ حین تمسون و حین تصبحون۔

اور نماز عشاء کی بابت پس تحقیق قبر میں ایک اندھیرا ہی اور قیامت کے دن بھی ایک اندھیرا ہی پس میرے اللہ نے مجھکو اور میری امت کو اس نماز کا اسوقت حکم دیا تاکہ دل کی قبریں منور ہو جائیں۔ اور تاکہ مجھکو اور میری امت کو پلصراط پر نور عطا کیا جائے اور جو قدم نماز عشاء کی طرف اٹھتا ہی اللہ اسکے جسم کو آگ پر حرام کر دیتا ہی۔ اور یہ وہ نماز ہے جس کو خدا نے مجھ سے پہلے پیغمبروں کے لئے پسند کیا تھا۔

اب رہی نماز فجر۔ سو سورج جب چڑھتا ہی شیطان کے دو سینگوں پر چڑھتا ہی پس میرے اللہ نے مجھکو حکم دیا کہ سورج کے طلوع ہونیسے پہلے نماز پڑھوں اور پہلے اسکے کہ کافر اسکے آگے سجدہ کرے اور تو اللہ تعالےٰ کے لئے سجدہ کرے۔

اور اس نماز میں جلدی کرنا خدا تعالےٰ کو بہت پسند ہی اور یہ وہ نماز ہی جس میں رات اور دن کے فرشتے حاضر ہوتے ہیں کہا اس یہودی نے آپ نے سچ فرمایا اے محمد صلعم

احمد نے امام جعفر صادق علیہ السلام سے روائت کی ہی فرمایا آپ نے کہ جب آدم بہشت سے نکلے تو آپکے منہ پر ایک سیاہ داغ یا تھا آپ کی چوٹی سے لیکر دونوں قدموں تک ظاہر ہو گیا اور اسپر آپ بہت ہی غم اور گریہ کرتے تھے پس آپکے پاس جبریل آئے اور پوچھا کیوں روتے ہو اے آدم! فرمایا اس داغ کی وجہ سے جو میرے بدن پر نکل آیا ہی اسنے کہا اٹھ اے آدم اور نماز پڑھ یہ نماز کا اول وقت ہی پس آدم اٹھے اور نماز پڑھی۔ تو وہ داغ آپ کی گردن تک اتر گیا پھر جبریل دوسری نماز کے وقت ان کے پاس آئے اور کہا اے آدم اٹھو اور نماز پڑھو۔ یہ دوسری نماز کے پڑھنے کا وقت ہی پس وہ اٹھے اور وہ داغ آپ کی ناف تک دور ہو گیا پھر تیسری نماز کے وقت جبریل آئے اور کہا اے آدم اٹھو نماز پڑھو یہ تیسری نماز کا وقت ہے۔ پس وہ اٹھے اور نماز پڑھی تو وہ داغ گھٹنوں تک جاتا رہا۔ پھر چوتھی نماز کے وقت جبریل نے آکر کہا اے آدم اٹھو! نماز پڑھو۔ یہ چوتھی نماز کا وقت ہی پس وہ اٹھے اور نماز پڑھی۔ تو وہ داغ پاؤں تک جاتا رہا۔ پھر جبریل پانچویں نماز کے وقت آئے اور کہا اے آدم اٹھو یہ پانچویں نماز کا

وقت ہی پس وہ اٹھے اور نماز پڑھی تو خدا تعالےٰ نے آپ کو بالکل اس سے نجات دیدی اسپر انھوں نے خدا کی حمد و ثنا کی تو جبریل نے کہا کہ تیری اولاد کے گناہوں اور نماز کی مثال ایسی ہی جیسے کہ تیری اس سیاہ داغ کی تیری اولاد میں سے جو کوئی ہر دن رات میں پانچ نمازیں پڑھیگا۔ اس طرح گناہوں سے پاک ہو جائیگا جس طرح کہ تم اس داغ سے پاک ہو گئے۔

امام صادق علیہ السلام سے اوقات پنجگانہ میں جو احادیث مروی ہیں ان میں بعض ضروری اوقات کی تمیز کرنیکے لئے معروضہ ذیل جملہ ہائے حدیث یاد رکھنے کے قابل ہیں۔

(۱) وقت الظھر اذا زالت الشمس [۱۳۲]	(ترجمہ) ظہر کا وقت ہی جبکہ سورج ڈھل جائے
(۲) وقت العصر الی غروب الشمس [۱۳۳]	(ترجمہ) عصر کا وقت آفتاب کے ڈوبنے تک ہے
(۳) وقت المغرب حین تغیب الشمس [۱۳۴]	(ترجمہ) نماز شام کا وقت جبکہ سورج ڈوب جائے
(۴) قال ابو جعفر لابی بصیر فلا یجد عنک فی العصر صلیھا والشمس بیضاء نقیۃ کتاب من لا یحضرہ الفقیہ باب مواقیت الصلوٰۃ باب علۃ وجوب خمس صلوٰۃ فی خمس مواقیت۔	(ترجمہ) فرمایا امام محمد باقر علیہ السلام نے ابی بصیر سے کہ عصر کے وقت میں لوگ تجھکو دھوکا نہ دیں اسکو پڑھ حالانکہ سورج ابھی خوب روشن ہو۔

لطیفہ۔ ایک شیعہ جنٹلمین کو ایک موقعہ پر شام کی نماز میں شریک ہونے کے لئے عرض کیا گیا۔ فرمایا کہ آپ پڑھئیے ہم پڑھ لینگے ایک صاحب نے عرض کی کہ صاحب وقت تو پھر جاتا رہیگا۔ اسپر انہوں نے جواب دیا کہ میرے لئے رات کے دو بجے تک وسعت وقت ہی۔

جناب علی علیہ السلام نے ایک خطبہ میں پانچوں نمازوں کے اوقات جداگانہ بیان فرمائے ہیں۔ اما بعد فصلّوا بالناس الظھر حین تفی الشمس مثل مربض العنزۃ وصلوا بھم العصر والشمس بیضاء حیۃ فی عضو من النھار حین یسار فیھا فرسخان وصلوا بھم المغرب حین یفطر الصائم ویدفع الحاج وصلّوا العشاء

حین یتواری الشفق الی ثلث اللیل وصلوا بہم الغداۃ والرجل یعرف وجہ صاحبہ و صلوا بہم صلوٰۃ اضعفہم ولا تکونوا فتانین۔ نہج البلاغۃ ومن کتاب لہ علیہ السلام کتبہ الی امراء البلاد فی معنی الصلوٰۃ منقول از شرح ابن میثم جزو ۳۵ مطبوعہ ایران

(ترجمہ) اما بعد پس نماز پڑھو ساتھ لوگوں کے ظہر کی جس وقت کہ آفتاب ڈھل جائے بقدر سایہ دیوار اس جگہ کے جہاں بکریاں باندھتے ہیں اور نماز عصر پڑھو اس حالت میں کہ سورج خاصہ روشن ہو اور اسکے ڈوبنے میں اسقدر دیر ہو کہ دو فرسخ تک چل سکیں۔ اور مغرب پڑھو جب کہ روزہ افطار کیا جاتا ہے اور حج کرنے والے عرفہ سے مزدلفہ کو جاتے ہیں۔ اور نماز خفتن پڑھو جبکہ شفق غائب ہو جائے اسوقت سے لیکر تہائی حصہ رات تک اور نماز فجر پڑھو اسوقت کہ آدمی اپنے ساتھی کا منہ شناخت کرسکے اور حالت میں نماز میں ضعیفوں کا خیال رکھو یعنی زیادہ قرأت نہ پڑھو۔ اور انکے لئے موجب ابتلائے تکلیف نہ ہو۔

(۳) جناب علی علیہ السلام نمازوں کو بہ پابندی اوقات مقررہ پڑھنے پر زور دیتے ہوئے فرماتے ہیں "صلی الصلوٰۃ لوقتہا الموقت لہا ولا تعجل وقتہا الفراغ ولا تؤخرہا عن وقتہا لاشتغال واعلم ان کل شیء من عملک تبع لصلوٰتک" نہج البلاغۃ ج ۲ صفحہ ۳۰

(ترجمہ) نماز کو اسکے وقت مقررہ پر ادا کرو اور فرصت پانیکے لئے اسکو قبل از وقت نہ پڑھ۔ اور کسی شغل کیوجہ سے اسکو ملتوی نہ رکھ۔ یاد رکھ کہ تیرے سب کاروبار سے نماز مقدم ہے (سبحان اللہ)

(۲) ایضاً جناب علی علیہ السلام نے امام حسن علیہ السلام کو وصیت کرتے ہوئے فرمایا "اے فرزند میں تمہیں وصیت کرتا ہوں۔ کہ نماز وقت فضیلت بجالانا اور زکوٰۃ وقت پر مستحقوں کو پہنچانا الخ" جلاء العیون اردو مطبوعہ لکھنؤ باب ۳ فصل ۳ ص ۲۸۱

(۳) ودخل رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ المسجد وفیہ ناس من اصحابہ فقال تدرون ما قال ربکم قالوا اللہ ورسولہ اعلم قال ان ربکم یقول ان ہذہ الصلوٰۃ الخمس المفروضات من صلاہن لوقتہن وحافظ علیہن لقینی

یوم القیٰمۃ ولہ عندی عہد ادخلہ الجنّۃ ومن لم یصلھن لوقتھن ولم یحافظ علیھن فذاک الیّ ان شئت عذبتہ وان شئت غفرت لہ۔

وقال الصادق علیہ السلام اول مایحاسب بہ العبد علی الصلوٰۃ فاذا قبلت منہ قبل سائر عملہ واذا ردّت علیہ ردّ سائر عملہ

وقال علیہ السلام ان العبد اذا صلّی الصلوٰۃ فی وقتھا وحافظ علیھا ارتفعت بیضاء نقیۃ تقول حفظتنی حفظک اللّٰہ واذا لم یصلّیھا لوقتھا ولم یحافظ علیھا ارتفعت سوداء مظلمۃ تقول ضیعتنی ضیّعک اللّٰہ" کتاب من لا یحضرہ الفقیہ باب الصلوٰۃ باب فضل الصلوٰۃ۔

(ترجمہ) اور جناب رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مسجد میں داخل ہوئے اور وہاں آپ کے اصحابؓ بھی بیٹھے تھے۔ پس فرمایا جانتے بھی ہو تمہارے پروردگار نے کیا حکم دیا ہے؟ انھوں نے عرض کیا خدا اور اسکا رسول بہتر جانتے ہیں تو فرمایا کہ تمہارے رب نے حکم دیا ہے کہ یہ پانچ نمازیں فرض ہیں۔ جس نے انکو وقت مقررہ پر ادا کیا۔ اور انکی محافظت کی قیامت کے دن میرے سامنے حاضر ہوگا اور اسکے ساتھ یہ اقرار ہے کہ اسکو بہشت میں داخل کرونگا۔ اور جو وقت پر نماز نہیں پڑھتے۔ اور ان کی حفاظت نہیں کرتے تو اسکا تصفیہ میری مرضی پر منحصر ہے چاہوں تو انکو عذاب دوں چاہوں تو انکو بخشدوں۔

اور فرمایا امام صادق نے کہ بندہ کے سب سے پہلے جس چیز کا حساب لیا جائیگا وہ نماز ہے اور یہ نماز اسکی مقبول ہوگئی تو باقی سب اعمال بھی مقبول ہوجائینگے اگر یہ نامنظور رہی تو سب عمل ردّ کئے جائینگے۔ اور فرمایا امامؑ نے کہ جب مومن نماز کو ہر وقت ادا کرتا اور اسکی حفاظت کرتا ہے تو اس کے سامنے ایک نور بلند ہوتا ہے جو کہتا ہے (اے مومن) تو نے میری حفاظت کی خدا تیرا محافظ ہے اور جب نماز ہر وقت نہیں پڑھتا اور نہ اسکی حفاظت کرتا ہے تو ایک تاریک سیاہی اٹھتی ہے جو اسکو مخاطب کرکے کہتی ہے تو نے مجھکو ضائع کردیا۔ خدا تجھکو بھی ضائع کرے (استغفر اللہ)

لطیفہ۔ آخر ماہ ستمبر یا شروع اکتوبر ۱۹۱۲ء میں بمقام کوئٹہ بلوچستان ایک بہت بڑے شیعہ فاضل سے ملنے کا اتفاق ہوگیا۔ اسوقت مجھکو ان احادیث پر عبور نہ ہوا تھا۔ میں نے انکی خدمت میں عرض کیا۔ کہ شیعہ پانچ نمازوں کو مقررہ پانچ اوقات میں کیوں ادا نہیں کرتے۔ اور صرف تین وقتوں میں پورا کر لیتے ہیں۔ جواب میں آپنے ایک طویل تقریر فرمائی جس کا خلاصہ میرے الفاظ میں یہ ہے:۔

(۱) قرآن مجید میں تو تین ہی اوقات آئے ہیں اقم الصلوٰۃ لدلوک الشمس الی غسق الليل وقرآن الفجر الخ

(۲) دنیا میں انسان کو کسب معاش بھی ضروری ہے ورنہ پراگندہ روزی پراگندہ دل۔ اگر ہر ظہر کے وقت بھی نماز پڑھے اور عصر کے وقت بھی تو ظاہر ہے کہ اسکے کاروبار میں بڑا حرج ہوگا اسکے لئے بھی تین اوقات ہی عقلاً مناسب ہیں۔

(۳) صحیح اوقات نماز کا دریافت کرنا ہی مشکل ہے مروجہ گھڑیاں بھی ٹھیک وقت نہیں بتلاسکتیں

(۴) کسی شیخ الاسلام کی ملاقات کا ذکر فرمایا کہ انکو ضروری کام تھا ہم سے کہا آؤ تم بھی ہمارے ساتھ رہو چلتے چلتے بات چیت بھی ہوتی رہیگی پھرتے پھراتے اذان کی آواز کانوں پر پڑتے ہی شیخ الاسلام جگہ کی پاکی پلیدی کا بھی لحاظ نہ کرتا۔ اور جھٹ نماز کو کھڑا ہو جاتا۔ لیکن ہمنے کہا کہ بھئی ہم سے ایسی بیگار کی نماز ادا نہیں ہوسکتی۔ جب تک ذرا فراغت نہ ہو۔ طبیعت میں اطمینان نہ ہو حضور قلب کیسے میسر ہوگا اور حضور قلب نہ ہوگا تو نماز کیسے مقبول ہوگی آخر دیر کے بعد شہر سے باہر کسی سبزہ زار یا باغ میں چلے گئے۔ پس ہمنے کہا کہ اب ہماری نماز کی نوبت آئی آخر بکمال اطمینان وضو کیا۔ اور نماز ادا کی۔

اب جب سے ہمنے ان احادیث کو مطالعہ کیا ہے جن میں پابندئ اوقات معینہ کی سخت تاکید ہے۔ اور ان فاضل صاحب کے جوابات و دلائل یاد آتے ہیں تو بڑا تعجب ہوتا ہے۔

(۵) اسمٰعیل بن سعد الاشعری القمی قال قلت للرضا علیہ السلام کم الصلوٰۃ من رکعۃ قال احدی و خمسون رکعۃ

عن فضیل بن یسار عن عبد السلام قال الفریضة والنافلة احدی وخمسون رکعتہ منھا رکعتان بعد العتمة جالسان تعدان برکعتہ والنافلة اربع وثلثون رکعتہ۔ وقال علیہ السلام کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ و آلہ یصل من التطوع مثل الفریضة ویصوم من التطوع مثل الفریضة۔

سوال عمرو بن حریث ابا عبد اللہ علیہ السلام - اخبرنی جعلت فداک عن صلوٰة رسول اللہ صلی اللہ علیہ و آلہ یصلی ثمانی رکعات بعد الزوال وار بعا الاولی وثمانی بعدھا وارابع العصر وثلث المغرب واربعا بعد المغرب والعشاء الاخرة اربعا وثمان صلوٰة اللیل وثلاثا الوتر ورکعتی الفجر وصلوٰة الغداة رکعتین قلت جعلت فداک وان کنت اقوی علی اکثر من ھذا یعذبنی اللہ علی کثرة الصلوٰة فقال لا ولکن یعذب علی ترک السنة۔

عبد اللہ بن سنان قال سمعت ابا عبد اللہ یقول لا تصلی اقل من اربع و اربعین۔ یحیی ابن حبیب قال سالت الرضاء علیہ السلام عن افضل ما یتقرب بہ العباد الی اللہ عزّ وجلّ من الصلوٰة قال ست واربعون رکعتہ فرائضہ و نوافلہ (کتاب استبصار جز واول کتاب الصلوٰة باب المسنون من الصلوٰة فی الیوم واللیلة صفحہ ۱۱۰ و ۱۱۱)

(ترجمہ) اسمٰعیل بن سعد الاشعری القمی نے امام رضا علیہ السلام کی خدمت میں عرض کیا۔ کہ نمازیں کتنی رکعات ہیں تو آپ نے فرمایا۔ اکیاون (۵۱) رکعات

فضیل بن یسار نے امام صادق علیہ السلام سے روایت کی ہے کہ انھوں نے فرمایا۔ کہ فرض اور سنت اکیاون (۵۱) رکعتیں ہیں منجملہ نماز خفتن کے بعد جو دو رکعات بیٹھ کر پڑھی جاتی ہیں۔ ان دو کو ایک شمار کرنا چاہیئے۔ باقی نافلہ چونتیس (۳۴) رکعات ہیں گویا صرف فرض ۱۷ رکعات ہیں)

اور فرمایا امام صادق علیہ السلام نے کہ جناب سرورِ کائنات صلی اللہ علیہ وسلم فرضوں کے علاوہ نماز پڑھتے تھے جب بھی مثل فریضہ نماز کے پڑھتے تھے۔ اور جب علاوہ فرضی روزوں کے روزے رکھتے تھے تو بھی مثل فریضہ روزہ کے۔

عمرو حریث نے امام صادق علیہ السلام سے سوال کیا کہ مجھے فرمائیے حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کس طرح نماز پڑھتے تھے تو آپ نے فرمایا آنحضرت صلعم زوال کے بعد آٹھ رکعات پڑھتے تھے اور پھر چار رکعات فرض اور اسکے بعد آٹھ رکعات اور عصر کی چار اور مغرب کی تین اور مغرب کے بعد چار بھی اور نماز خفتن کی چار اور نماز شب کی آٹھ رکعات اور تین رکعات وتر اور دو رکعات فجر اور صبح کی نماز کی دو۔ راوی نے کہا قربان ہو جاؤں اگر میں اس سے بھی زیادہ کرکے پڑھوں تو کیا خدا مجھکو عذاب دیگا کہ کیوں نماز میں زیادتی کی آپ نے فرمایا نہیں۔ لیکن سنت کے ترک کرنے سے عذاب دیگا۔

عبد اللہ بن سنان روایت کرتے ہیں کہ سنا میں نے جناب صادق علیہ السلام سے فرماتے تھے کہ چوالیس (۴۴) رکعات سے کم نماز نہ پڑھ۔

یحییٰ بن حبیب نے امام رضا علیہ السلام سے عرض کیا کہ کسقدر نماز پڑھنی بہتر ہے جس سے کہ مومنین کو قرب الٰہی نصیب ہو جائے تو فرمایا کہ فرض اور سنت ملا کر چھیالیس رکعات۔

نوٹ۔ واضح ہو کہ احادیث ائمہ کرام علیہم السلام میں نماز تہجد کی بھی بڑی تاکید اور اسکے بڑے بڑے فضائل و ثواب مذکور ہیں۔ جنکو اہل علم بخوبی جانتے ہونگے بخوف طوالت فی الحال قلم انداز کرتا ہوں۔

(۱۱) مونچھوں کا کٹانا اور داڑھی کا بڑھانا

وعن عائشۃ رض قالت قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عشر من الفطرۃ قص الشارب واعفاء اللحیۃ والسواک الخ۔ مشکوٰۃ کتاب الطہارۃ باب السواک ص
مطبوعہ مجتبائی دہلی

(ترجمہ) حضرت عائشہ صدیقہ سے روایت ہے کہ فرمایا نبی کریم صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم نے کہ دس چیزیں فطرت سے ہیں کٹانا مونچھوں کا اور بڑھانا داڑھی کا اور مسواک کرنا وغیرہ۔

روایات شیعہ (۱) قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ حفوا الشوارب واعفوا اللحی ولا تشبھوا بالیھود الخ وقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ ان المجوس جزوا لحاھم ووفروا شواربھم وانا نحن نجز الشوارب ونعفی اللحاء وھی الفطرۃ

(۲) قال الصادق علیہ السلام اخذ الشارب من الجمعۃ الی الجمعۃ امان من الجذام وقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ لا یطولن احد کم شاربہ فان الشیطان یتخذہ مجنا یستتیر بہ (من لا یحضرہ الفقیہ باب الحجامۃ وفضلھا)

(ترجمہ) فرمایا ہے جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ مونچھوں کو چھوٹا کرو اور داڑھی کو بڑھاؤ اور یہود سے مشابہت نہ کرو اور فرمایا ہے آنحضرت صلعم نے کہ مجوس اپنی داڑھیوں کو کٹاتے ہیں اور مونچھوں کو بڑھاتے ہیں۔ اور ہم مونچھوں کو کٹاتے ہیں اور داڑھیوں کو بڑھاتے ہیں اور یہی فطرت ہے۔

امام صادق علیہ السلام نے فرمایا ہے کہ جمعہ بہ جمعہ مونچھوں کو کٹانے مرض جذام سے امان میں رہتا ہے۔ اور رسول صلعم نے فرمایا ہے کہ کوئی مونچھوں کو لمبا نہ رکھے۔ کیونکہ شیطان ان میں اپنے چھپنے کی جگہ بنا لیتا ہے۔

لطیفہ۔ بہت سے ایرانی اور بہت سے ہندوستانی داڑھی کو بالکل صفا چٹ کراتے اور مونچھوں کو بڑھا کر رکھتے ہیں نیز پنجاب میں ڈیرہ والے اور ملتانی بڑی بڑی مونچھیں رکھتے ہیں۔ اور ان کو شہپر کہتے ہیں۔ اور طبقہ جہلاء میں شیعہ وسنی کے درمیان اسکو بھی ایک ما بہ الامتیاز سمجھا جاتا ہے ایسے لوگ ان احادیث پر غور کریں۔ اور برائے خدا مذہب کو بدنام نہ کریں۔

(۱۲) معرفت امام الزمان

جاننا چاہئیے کہ معرفت امام الزمان نہایت ہی ضروری چیز ہے بغیر اسکے مومن کا ایمان اور

قلب زندہ نہیں ہو سکتا۔ بلکہ اسکی حالت جسم بے روح کی مانند ہوتی ہے اسی لئے حدیث شریف میں آیا ہے من مات ولم یعرف امام زمانہ فقد مات میتۃ الجاھلیۃ (مسند احمد بن حنبل جلد ۴ صفحہ ۹۶ مطبوعہ مصر حدیث معاویہ بن سفیان)

الحمد للہ کہ جماعت احمدیہ کو امام زمان اور معرفت امام زمان کا شرف نصیب ہو گیا ہے۔ ہادی برحق جل شانہ دوسرے مسلمانوں کو بھی اس معرفت سے بہرہ وافر بخشے۔ اللّٰھم آمین

روایات شیعہ۔ (۱) فضیل بن یسار قال سمعت ابا جعفر علیہ السلام یقول من مات ولیس لہٗ امام فمیتۃ میتۃ الجاھلیۃ۔ اصول کافی کتاب الحجۃ۔ باب انہ من عرف امامہ لم یضرہ۔ مطبوعہ نولکشور صفحہ ۲۳۲

(۲) "پس جس طرح سے وجود رسول کی معرفت بغیر اسلام بیکار ہے۔ اسی طرح امام زمانہ کی معرفت بغیر بھی اسلام بیکار ہے فلذا قال صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم من لم یعرف امام زمانہ فقد مات میتۃ جاھلیۃ یعنی فرمایا نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے کہ جو شخص اپنے امام زمانہ کی معرفت نہیں حاصل کرتا اور مر جاتا ہے وہ جاہل اور مشرک مرتا ہے اسواسطے ہر شخص پر واجب و لازم ہے کہ وہ اپنے زمانہ کے امام کی معرفت حاصل کرے" بالفاظہ۔ رسالہ البرہان لاہور بابت ماہ ستمبر ۱۹۱۲ء صفحہ ۲۱

نوٹ۔ واضح ہو کہ رسالہ البرہان جس کا حوالہ ابھی دیا گیا ہے موجودہ وقت میں شیعہ کے تمام اخبارات و رسائل موقت الشیوع میں سے ایک ممتاز اور قابل ناز رسالہ ہے۔ زبان اُردو میں لاہور بازار حکیمان سے ماہوار نکلتا ہے۔ اسکے ایڈیٹر صاحب مولوی فاضل و منشی فاضل ہیں تونامہ نگار بھی ایسے ہی فاضل بلکہ ممتاز الافاضل ہیں۔

سب سے زیادہ قابل ذکر بات یہ ہے کہ شائع ہونے سے پیشتر اسکے مضامین حضرت سرکار علامہ شیخ عبد العلی صاحب ہروی الطہرانی ملاحظہ فرما لیتے ہیں۔ اور وہ اصل اسکے سرپرست بھی وہی ہیں۔ چونکہ علامہ صاحب ممدوح کی علمیت و فضیلت تمام ذی علم شیعہ میں مسلم ہے اسواسطے اس نمبر میں اصول کافی کے بعد صرف رسالہ البرہان کے حوالے کو کافی سمجھتا ہوں۔

خطاب بہ ارباب فہم فریقین۔

اے شیعہ وسنی برادران! آپ صاحبان کو معلوم ہوچکا ہے کہ معرفت امام زمان کہانتک ضروریات دین میں سے ہے بس یاد رکھو کہ وہ سوا کے تمام مباحث مروجہ فریقین غیر نتیجہ بخش ہیں۔ اسی لئے صدہا برس کی تحقیق سے بھی کوئی مفید نتیجہ نہیں نکل سکا۔ بلکہ مباحث کا دائرہ ہمیشہ وسیع ہوتا گیا۔ اگر آپ چاہتے ہیں کہ تباہ کن تنازعات کا یک قلم سد باب ہو جائے۔ تو اسی بحث معرفت امام زمان کو آئندہ کے لئے نصب العین بنالو۔ امید ہے کہ کسی عقلمند کو اس حقیقت سے انکار نہ ہو گا۔ کہ اگر آج شیعہ اپنے امام زمان کی معرفت غیر شیعہ مسلمانوں کو کرادیں۔ اور انکا پتہ و سراغ بتلادیں تو تھوڑے ہی عرصہ میں انکے مخالفین پر اتمام حجۃ ہوجاتی ہے اور انکے تمام دعاوی حق بجانب ہو سکتے ہیں۔

وجہ اسکی یہ ہے کہ تمام صداقتوں کی اصل اور تمام تنازعات کے لئے قول فیصل صرف وجود امام زمان اور معرفت امام زمان ہی ہے اور بس۔

آخری گزارش۔ غالباً دو تین برس کا عرصہ ہوا ہے کہ بذریعہ پیسہ اخبار روزانہ حیدر آباد کے ایک سنی مولوی صاحب جنکا نام وحید الزمان وقار نواز جنگ ہے نے فریقین شیعہ وسنی میں مصالحت کی اپیل کرتے ہوئے دو تین شرطیں تجویز کی تھیں مثلاً یہ کہ شیعہ اصحاب ثلاثہ کو علانیہ تبرا نہ کہیں اور امیر معاویہؓ پر شیعہ تبرا کہیں۔ اہلسنت برا نہ منائیں۔ اور علاوہ ازیں مجالس عزاداری شیعہ میں سنی بلا تامل شامل ہوا کریں۔

انہی کی تقلید میں یا از خود مولوی آیشخ فدا حسین صاحب معلم دینیات شیعہ علیگڈھ کالج نے چند ماہ کا عرصہ ہوا کہ شرائط مجوزہ مذکورہ کو بہ تفاوت قلیل بڑی آب وتاب کے ساتھ اخبار الہلال کلکتہ مطبوعہ ۲۴ ستمبر ۱۹۱۳ء میں شایع فرمایا۔ جس پر خاکسار نے بھی اپنی رائے کا اظہار کیا تھا۔ ملاحظہ ہو الہلال مطبوعہ ۲۶ نومبر و ۳ دسمبر ۱۹۱۳ء۔

جن صاحبان کو بردو مولوی صاحبان صدر کی مجوزہ شرائط کا علم ہے امید ہے کہ اس مضمون کو خاص دلچسپی سے ملاحظہ کرینگے تعجب تو یہ ہے کہ دونوں صاحبوں نے ایسی شرائط تجویز کیں۔ جن سے

ہر دو فریق کے معتقدات کو صدمہ پہنچتا ہی اور اسی لئے انکی اپیل پر کسی نے توجہ نہیں کی۔ اور نہ آئندہ امید ہی حالانکہ اتفاق کے مشتاق بہت ہیں۔ بمقابلہ انکے خاکسار نے کوئی شرط تجویز نہیں کی بلکہ چند مسائل ایسے منتخب کئے ہیں جن پر اکثر فریقین کے درمیان وقتاً فوقتاً نزاع ہوتا رہا ہی۔ اور اب بھی ہوتا ہی اور اپیل اگرچہ میری طرف سے ہی لیکن وجوہات اپیل اور دلائل و شواہد میرے تجویز کردہ نہیں ہیں۔

میں یہ درخواست کرتا ہوں کہ شیعہ صاحبان میری اپیل نہ سنیں۔ مجھے انکے مجبور کرنے کا کوئی حق نہیں ہے لیکن کیا وہ اپنے ائمہ اطہار علیہم السلام کی احادیث و اخبار سے بھی انکار کر سکتے ہیں جنکا جا بجا ہر نمبر میں کتب معتبرہ سے اپنی آنکھوں سے دیکھکر حوالہ دیا گیا ہی۔ بلکہ میں کہتا ہوں کہ وہ سنیوں سے بھی اتفاق نہ کریں۔ وہ صرف اپنے اماموں کے احکام پر ہی کاربند ہو جائیں۔ پھر میں اور دوسرے حامیان اتفاق فریقین انشاء اللہ العزیز خود دیکھ لیں گے کہ اتفاق ہوتا ہی یا نہ؟ ہاں اگر احادیث و احکام آیۂ کرام علیہ السلام کی بھی پروا نہ کیجائے۔ اور آبائی تقلید کو ترک کرنا دشوار معلوم ہو تو وہ دوسری بات ہے، ولا اکراہ فی الدین قد تبین الرشد من الغیّ۔ والسلام علیٰ من اتبع الھدیٰ۔ (ہیچمدان خادم حسین خان دم بھیروی)

معارف قرآن

(حضرت صاحبزادہ مرزا محمود احمد صاحب کے صبح کے درس سے)

لقاء اللہ سے کیا مراد ہے

مسلمانوں میں ایک یہ بھی بحث ہے کہ مومن اللہ تعالےٰ کو دیکھ سکتا ہے یا نہیں حضرت عائیشہ کا مذہب تھا کہ نہیں دیکھ سکتا وہ بیان کرتی ہیں کہ میںنے ایکدفعہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم سے دریافت کیا تو آپنے فرمایا کہ ھو نورانّی یراہ اور لا تدرکہ الابصار بھی اسی مذہب کی تائید کرتی ہے اور بخاری کتاب بدء الخلق میں حدیث ہے من زعم ان محمداً رای ربہٗ فقد اعظم (جس نے بیان کیا کہ محمدؐ نے اپنے رب کو دیکھا۔ اسنے بڑی بات کہی) اور جنکا یہ مذہب ہے کہ دیکھ سکتا وہ بھی اپنی طرف سے بہت سے دلائل پیش کرتے ہیں۔ اصل بات یہ ہے کہ اللہ تعالےٰ کو باعتبار اس کی وراء الوراء محیط کلشیٔ ذات کے کون دیکھ سکتا ہے۔ ہاں جو پاک لوگ ہیں۔ وہ اپنی استعداد فطری کے مطابق اسکا تمثل دیکھتے ہیں۔ اسلئے دونو فریق سچے ہیں لیکن قد خسر الذین کذبوا بلقاء اللہ میں لقاء سے مراد عذاب ہے۔ اور اسکی وجہ یہ ہے کہ سخت عذاب میں منکر سے منکر دہریہ بھی خدا تعالےٰ کی ہستی کا اقرار کر لیتا ہے اور گویا اللہ تعالےٰ اسکے منہ آجاتا ہے۔ اور پھر الہامی کتب کے محاورہ میں اور قرآن مجید میں اللہ تعالےٰ یا ملائکہ کے آنے سے عذاب ہی کا آنا مراد ہوتا ہے۔

وما الحیوٰۃ الدنیا الا لعب ولھو

ہر محنت کیساتھ آرام ہے ہر کام کیساتھ ایک وقفہ ہے اسکی وجہ یہ ہے کہ انسان مسلسل کام نہیں کر سکتے جب دن چڑھتا ہے اور لوگ کام کرنے لگتے ہیں۔ تو ایک وقت ایسا آتا ہے کہ شام کا پردہ پڑجاتا ہے۔ اور لوگ آرام کرتے ہیں۔ اور پھر صبح تک تازہ دم ہو جاتے ہیں۔ اسی طرح عام صحیفہ قدرت میں دیکھو ایک وقت بہار درخت برگ و بار لارہے ہیں۔ دوسرے وقت بالکل سوکھے گویا کسی کام کے نہیں غرض ایسی ہزاروں مثالیں ہیں جو ایک غور کرنے والے کی سامنے آجاتی ہیں۔ انسان کے پیدا ہونیکی علّت غائی عبادت ہے۔ وما خلقت الجن والانس الا لیعبدون مگر چونکہ ہر وقت عبادت سے ایک قسم کا ملال پیدا ہونا ضروری ہے اسلئے دنیا کے ساز و سامان رکھدیئے کہ کچھ دیر انکی طرف توجہ کر کے انسان تازہ دم ہوے جیسے طالبعلموں کی مدرسہ میں پڑھنے سے اصل غرض

حصول علم ہی مگر انہیں کھیل کیواسطے بھی وقت دیا جاتا ہی ایسے ہی انسان کا اصل مقصود عبادت ہی۔ اور یہ دنیا کی آرائش کے سامان تسکین وراحت کے لئے ہیں۔ چنانچہ بیوی کے لئے فرمایا لتسکنوا الیھا۔ اور نبی کریم صلعم اپنی زوجہ عائشہ صدیقہ سے فرمایا کرتے ارحنی یا عائشہ پس یہ نکتہ ہی اسبات میں کہ حیٰوۃ الدنیا کو لعب ولہو فرمایا۔

نبی کا انکار خدا کا انکار ہی

اللہ تعالےٰ فرماتا ہی فَاِنَّھُم لَا یُکَذِّبُوْنَکَ وَلٰکِنَّ الظّٰلِمِیْنَ بِاٰیٰتِ اللّٰہِ یَجْحَدُوْن (یہ لوگ تجھے نہیں جھٹلاتے تجھے جھوٹا نہیں کہتے۔ بلکہ ظالم اللہ کی آیتوں کا دیدہ ودانستہ انکار کرتے ہیں)

نبی کریم صلعم کو نبوت سے پہلے انہی منکروں نے امین وصدوق کا خطاب دے رکھا تھا۔ جب آپ نے دعویٰ کیا۔ تو اسوقت بھی ان کے عمائد آپکے پاس آئے اور کہا کہ ہم آپکو اپنا بادشاہ بنا لیتے ہیں حسین سے حسین عورت نکاح میں دیتے ہیں۔ تمام عرب کا زر ومال تیرے قدموں میں لا ڈالتے ہیں ہر کام تیرے صلاح ومشورے سے کرنیکا عہد کرتے ہیں۔ مگر یہ وحی کی تبلیغ چھوڑ دو۔ جس سے واضح ہو گیا کہ آپ کے کیریکٹر پر انکا کوئی اعتراض نہ تھا۔ بلکہ آپکو سب سے بڑا نیک وراستباز یقین کرتے۔ باوجود اسکے پھر آپ کو دعوے نبوت کے بعد جھوٹا کہنا کیا معنی رکھتا ہے۔ کہ وہ اللہ کی آیات کا جحود (انکار) کرتے تھے۔ حضرت مسیح موعود کا بھی یہی معاملہ ہی۔ دعویٰ ماموریت سے پہلے جو زندگی کے ایام آپنے چالیس سال گزارے۔ ان کے متعلق اب بھی ان مخالفوں سے علی الاعلان خدا کی قسم دے کر پوچھ لو آپ کی زندگی پر کوئی عیب نہیں لگا سکتے نہ لگا سکے۔ آپ سیالکوٹ میں بھی سات سال تک رہے مینے خود وہاں جاکر مخالفوں سے پوچھا سب نے یہی کہا کہ ہمنے اس میں کوئی عیب کوئی قابل اعتراض بات نہیں پائی۔ حالانکہ آپکا کام اسوقت ایسا تھا کہ جس میں خواہ مخواہ مکروہات دنیوی میں مبتلا ہونا پڑتا ہی یہ سے صداقت کا ثبوت اور یہی وجہ ہی کہ نبی کا انکار خدا کا انکار نبی کی تکذیب خدا کی تکذیب ہے مسیح موعود نبی اللہ کے منکر اسپر غور کریں۔

وَاِنْ کَانَ کَبُرَ عَلَیْکَ اِعْرَاضُھُمْ فَاِنِ اسْتَطَعْتَ اَنْ تَبْتَغِیَ نَفَقًا فِی الْاَرْضِ

اَوْ سُلَّمًا فِي السَّمَاءِ فَتَأْتِيَهُمْ بِآيَةٍ وَلَوْ شَاءَ اللّٰهُ لَجَمَعَهُمْ عَلَى الْهُدٰى فَلَا تَكُوْنَنَّ مِنَ الْجٰهِلِيْنَ

اس آیت کے معنی سمجھنے سے پہلے چند امور ذہن نشین کر لینے چاہئیں۔

اوّل یہ کہ نبی کریم پر بہت سے نشان اترے جب ہی تو فرماتا ہے وَلٰكِنَّ الظّٰلِمِيْنَ بِاٰيٰتِ اللّٰهِ يَجْحَدُوْنَ۔ اور اسی رکوع میں اِنَّ اللّٰهَ قَادِرٌ عَلٰى اَنْ يُّنَزِّلَ اٰيَةً فرما کر بتایا کہ میں آیت تجویز کرتا ہوں۔ اور پھر ایک اور آیت بتا بھی دی کہ پرندے تمہاری لاشوں کو نوچ نوچ کر کھا جائینگے۔ جیسا کہ وَلَا طٰٓئِرٍ يَّطِيْرُ بِجَنَاحَيْهِ سے ثابت ہے۔

دوم۔ یہ کہ انبیاء بڑے صابر ہوتے ہیں اور اسکی وجہ یہ ہے کہ بے حوصلہ وہ ہوتا ہے جو کچھ قدرت رکھتا ہے مگر جو عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ کا فرستادہ ہو وہ گھبرانے کیوں لگا چنانچہ خود فرمایا وَلَقَدْ كُذِّبَتْ رُسُلٌ مِّنْ قَبْلِكَ فَصَبَرُوْا عَلٰى مَا كُذِّبُوْا (پہلے تجھ سے رسول جھٹلائے گئے مگر انہوں نے اس تکذیب پر صبر کیا)

سوم یہ کہ نبی کریم صلعم پر جب اسقدر نشانات نازل ہو چکے تھے تو وہ کسی نشان کے لئے کیوں ایسے کلمات نکالنے لگے تھے۔ جو خدا کی جناب میں ناپسند ہوتے۔

چہارم یہ کہ نبیوں پر یہ حقیقت خوب واضح ہوتی ہے کہ کل دنیا تو کبھی بھی مسلمان نہیں ہو سکتی وہ ایسا نشان نہیں مانگتے جس سے دین الٰہی کا مسئلہ جبریہ بنجائے۔

پنجم۔ یہ کہ نبی کریم کے بارے میں آیا ہے اَدْعُوْا عَلٰى بَصِيْرَةٍ اَنَا وَمَنِ اتَّبَعَنِيْ (میں بلکہ میرے ساتھ عَلٰى بَصِيْرَةٍ خدا کی طرف بلاتے ہیں پس وہ لَا تَكُوْنَنَّ مِنَ الْجٰهِلِيْنَ سے مخاطب نہیں ہونگے۔

ششم۔ یہ کہ بعض وقت خطاب نبی سے ہوتا ہے مگر اس سے مراد آپ بالکل نہیں ہوتے جیسے کہ لَا تَقُلْ لَّهُمَآ اُفٍّ میں کیونکہ آپ کے ماں باپ اسوقت تھے ہی نہیں۔ ان امور کو زیر نظر رکھتے ہوئے جب ہم اس آیت کے معنے کریں تو اِنْ كَانَ كَبُرَ عَلَيْكَ میں آپ مراد نہیں بنتے۔ بلکہ ادنٰی درجہ کے مومن ہیں جو گھبرا اٹھے ہیں۔ انکو فرماتا ہے کہ تم زمین میں سرنگ نکال لو یا آسمان پر سیڑھی لگا کر کوئی نشان لاسکتے ہو تو پھر لے آؤ۔ دوسرے اسکے یہ معنی ہیں۔ کہ اگر تم پر

ان لوگوں کا اعراض گراں گزرتا ہے تو تم نفقاً علی الارض یعنی زمینی اسباب سے خوب کام لو۔ یعنی تبلیغ خوب کرو۔ اور سلمانی اسماء یعنی آسمانی مدد کے لئے دعائیں کرو پھر خدا کوئی بڑا نشان دکھادیگا مگر یہ یاد رہے کہ تمام کو ہدایت پر جمع کرنا سنت اللہ کے خلاف ہے پس اس سنت الٰہی سے بے خبر نہ رہیو مانینگے وہی جو دل سے سنتے اور اپنے اندر قبولیت کا مادہ رکھتے ہیں۔ اور جو مردہ ہیں۔ انکو اللہ قیامت ہی کو اٹھائیگا۔ وہاں حق انپر کھلیگا۔

کتابوں کی قیمت میں غیر معمولی رعائت

نام کتاب	خلاصہ مضمون	اصل قیمت	رعایتی قیمت
		فیجلد	فیجلد
مجموعہ اشتہارات حضرت مسیح موعود	حصہ دوم سے ہفتم تک	۱۰ر	۵ر
پرسچ بیان نظم پنجابی	مسیح موعود کی تائید میں	۲ر	ا
احسن القصص	سورہ یوسف مترجم اردو مع تفسیر مصنفہ اکمل	۲ر	۱
درثمین فارسی	حضرت اقدس کی فارسی نظمیں	۶ر	۴ر
درثمین اردو	" اردو نظمیں	۳ر	۳ر
مبادی الصرف	مصنفہ حضرت خلیفۃ المسیح	۲ر	ار
درس قرآن شریف کے نوٹ	حضرت خلیفۃ المسیح کے فرمودہ	صر	للعہ
ابطال الوہیت مسیح	مصنفہ حضرت خلیفۃ المسیح	لمر	ـہر
ترجمۃ القرآن پ۲۴ و پ۲۵ و پ۲۶ مجلد	مؤلفہ شیخ یعقوب علی صاحب	سےر	عہر
تحفہ سالانہ	مختلف بزرگان قوم کی تقریریں	عہ	۴ر
حقیقت نماز	نماز کے متعلق ضروری احکام	سعہر	۴ر
النصح	تائید سلسلہ	۲ر	ار
رد چکڑالوی	رد فرقہ چکڑالوی	ہر	۲

نام کتاب	خلاصہ مضمون	اصل قیمت
ادعیۃ الاحادیث	احادیث کی وہ دعائیں جو مختلف مقامات و حالات کے مناسب رسول کریم صلعم نے فرمائیں۔	۱ر
صادقوں کی روشنی	حضرت مسیح موعود کی وفات پر جسقدر اعتراض ہیں انکا دندان شکن جواب	۴ر
البرق	ردّ شیعہ	۱ر
طبیب روحانی	بعض روحانی امراض کا علاج قرآن اور احادیث سے بچوں کے پڑھانے کے لئے	۱ر
مرزا احمد بیگ والی پیشگوئی	تمام اعتراضات کا دندان شکن جواب سلطان محمد کے دستی رقعہ کا عکس جس میں اسنے اپنی عقیدت کا اظہار کیا	/٠
خصوصیات مسیح موعود	وہ دس بارہ خصوصیات جو ہمارے امام کو دوسرے اولیاء اللہ سے ممتاز کرتی ہیں	٠
فائل تشحیذ ۱۹۰۸، ۹، ۱۰، ۱۱، ۱۲ سنہ ء	معارف و حقایق کا خزانہ دلچسپ و علمی مضامین کا گنجینہ	فی فائل عار
ادعیۃ القرآن	قرآن مجید کی تمام دعائیں نثر و نظم ترجمہ کیساتھ چھاپی گئی ہیں آخر میں مسئلہ دعا پر حضرت مسیح موعود کا لکھا ہوا نہایت لطیف مضمون ہے	۲ر
رسالہ تشحیذ جنوری سنہ ۱۹۱۲ء	حضرت مرزا صاحب کے امام ہونیکے دلائل	۳/
رسالہ تشحیذ جولائی سنہ ۱۹۱۲ء	حضرت مرزا غلام احمد کے مسیح موعود ہونیکے دلائل مکمل مضمون	۳/
رسالہ تشحیذ اگست سنہ ۱۲ء	صوم رمضان کے متعلق تمام مسائل بہ دلائل قرآن مجید و حدیث	۳/
رسالہ تشحیذ ستمبر سنہ ۱۹۱۲ء	رسالہ کانگڑہ کی پیشگوئیاں جو مسیح نے قبل از وقت کہیں	۳/
رسالہ تشحیذ اکتوبر سنہ ۱۹۱۲ء	"وہ نبی" آنحضرت صلعم کی پیشگوئیاں بائبل میں جامع مضمون	۳/
رسالہ تشحیذ نومبر سنہ ۱۲ء	عید اضحی قربانی کی فلاسفی اور اسکے مسائل	۳ر
رسالہ دسمبر سنہ ۱۹۱۲ء	مقبرہ بہشتی میں جو بزرگان مدفون ہیں انکے حالات	۲ر

		قیمت
تشحیذ فروری ۱۹۱۳ء	نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم کے حالات	۳ر
تشحیذ مارچ ۱۹۱۳ء	ہستی باریتعالیٰ پر دس زبردست دلائل	۳ر
تشحیذ جون ۱۹۱۳ء	تصدیق المسیح جس میں سلسلہ احمدیہ پر تمام موجودہ اعتراضوں کا نہایت مکمل جواب	۶ر
تشحیذ ستمبر ۱۹۱۳ء	تمام قرآن مجید کے آیات پر نوٹ اور تشحیذ کا خریدار بننے والے کو مفت	۸ر

نغمۂ بلبل حصہ دوم	۲ر		ہدایات	ار
البلاغ المبین	ار		محمد رسول اللہ	۱ر
اسلام کی پہلی کتاب	۴ر		اسلام کی دوسری کتاب یعنی ضرورت زمانہ	۸ر
معیار حق	-ر		لیکچر سردار مہر سنگھ معہ چولہ بابا نانک	۰ر
لیکچر سردار مہر سنگھ نمبر ۲ معہ چولہ	-ر		عمدۃ الاحکام	۸ عہ
ترجمہ انگریزی حصہ اول مصنفہ ماسٹر عبد الرحمن	۲ر	ترجمہ سیکھنے کا نہایت آسان طریق	اربعین	۴ر
ترجمہ انگریزی حصہ دوم مصنفہ ماسٹر عبد الرحمن	۴ر	”	پرانی تحریریں	۲ر
الاسماء الحسنیٰ	۵ر		مکتوبات احمدیہ حصہ اول	۸ر
مکتوبات احمدیہ حصہ دوم	۸ر		سلک مرد ارید	۴ر
مجربات نور الدین حصہ اول و دوم	فی جلد ۵ر		ترجمۃ القرآن پ ۱ و پ ۲	فی جلد عہ
آثار مبارکہ	ار		نماز مترجم	۰ر
خطبات نور حصہ اول / ” دوم	۸ر / ۱۲ر } عہ		کلام محمود	۴ر
امۃ الحفیظ کی آمین	-ر		القادر باقی	۶ر
عصمت الانبیاء	۴ر		غلامی	۳ر
کسر صلیب	ار			

یہ سب کتابیں مینیجر تشحیذ الاذہان قادیان ضلع گورداسپور سے طلب کیجئے

نمبر ۱۳ جلدی بیماری کی دوا

یہ تیل کئی ایک دیسی اور ولائتی اسپتال کی تجربہ کی ہوئی ادویات ملا کر بنا ہے۔ اس سے ہر اقسام کے جلدی بیماری جیسے خارشت کھجلی چھاجن اپرس دغیرہ رفع ہوتے ہیں برص کو یہ اچھا فائدہ کرتا ہے

جلد کی بیماری سے اکثر خون بھی خراب ہو جاتا ہے تو وہ صرف اس کے استعمال سے نہیں جاتا اسکے ساتھ ہمارا اسلسہ جسکی قیمت دو روپیہ ہے پینا چاہیئے اول دوا کی قیمت ۸ر شیشی محصول ڈاک ایک سے چار شیشی تک ۶ر

دانت درد کی دوا

اکثر تیے ہی درد مٹاتی ہے درد ہوتے کو مٹھاتی ہے ایک باریک و مضبوط تنکے یا سینک کے سر پر ذرا روئی لپیٹ کر اس سے اس دوا میں ڈبو کے ٹھیک درد کے مقام پر لگائے اور اگر دانت کی جڑ میں درد ہو تو ذرا سی روئی ڈوبا کے اس میں بھر دیں فوراً درد بند ہوتا ہے قیمت ۴ر محصول ڈاک ایک سے ۸ شیشی تک ۶ر

جلاب کی گولیاں

رات کو سوتے وقت دو گولیاں کھا کر سو جاؤ دوسرے دن دست صاف طور سے آویگا پیٹ میں گرمی مروڑ کچھ نہیں ہوگی حسب معمول نہانے اور کھانے پینے کی کچھ ممانعت نہیں ہے یہ گولیاں کل میں بنتی ہیں۔ وزن انکا برابر ہے ڈاکٹر برمن صاحب برابر اپنے مریض کو دیتے ہیں ہر شخص کو گھر میں رکھنا چاہیئے قیمت ۱۶ گولیوں کی ڈبیا ۵ر محصول ڈاک ایک سے ۲ ڈبیہ تک ۵ر

کان بہنے کی دوا

کان بہنا یعنی کان کے اندر زخم ہو جانے سے پیپ کا آنا چاہے نیا ہو یا پرانا۔ یہ دوا نہایت مفید ہے اسکے استعمال کے لئے پہلے کان کے اندر صاف کرنا چاہیئے بعدہٗ دوا دیا جائے قیمت ۴ر فی شیشی پچکاری پانچ ۴ر محصول ہر دو چیز ۵ر

بدہضمی و بدہضمی کے دست کی ٹکیہ

غذا تحلیل نہونے کو بدہضمی کہتے ہیں جیسے غذا کھانے کے بعد پیٹ بھاری رہنا۔ پیٹ میں ریاح ہونا جی متلانا کھٹی ڈکار آنا سینہ کا جلنا منہ میں پانی اتر آنا پیٹ میں میٹھا میٹھا درد ہونا سفرہ پھر کنا سستی وغیرہ کا ہونا۔ اور یہ قوت ہاضمہ کے خراب ہو جانے سے ہوتا ہے جب بغیر ہضم غذا کی جاوے تب پیٹ میں گڑ گڑاہٹ ہوتی ہے اور پیٹ پھولتا ہے اور دست ہوتے ہیں۔ اور اس وجہ سے جسم نحیف ہو جاتا ہے اور آخر کو مرض لاعلاج ہو جاتا ہے اس مرض کے ہونے کے اسباب یوں ہیں ضعیفی کا عالم کسی خاص بیماری کے بعد ضعف کا ہونا کم کھانا یعنی فاقہ کشی۔ منی کا بیفائدہ ضائع ہونا نقاہت۔ زیادہ محنت فکر و تردد یا غم اور ان خرابیوں کی حالت میں جو بچہ جننے کے وقت ہوتی ہے ان باتوں کا غور کرکے ڈاکٹر برمن نے یہ بدہضمی کی ٹکیہ بنائی ہے جس سے غذا تحلیل ہوتا ہے اور بدہضمی کی خرابی دور کرنے میں نہایت مفید ہے ۳۰ ٹکیا کی ایک شیشی قیمت ۱۲ر محصول ڈاک ایک سے ۴ شیشی تک ۵ر پوری حالت فہرست منگا کر ملاحظہ کیجئے۔ ہر جگہ میں ایجنٹ سے دوا ملتی ہے۔

ڈاکٹر ایس کے برمن نمبر ۵ و ۶ تاراچند دت اسٹریٹ کلکتہ

ڈاکٹر ایس کے برمن نمبر ۵ و ۶ تاراچند دت اسٹریٹ کلکتہ